کتاب النحو 3

قرآنی مثالوں سے مزین عربی گرامر کے اصول وقواعد

عملی مشقوں کے ساتھ - آسان انداز میں

متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن دامت برکاتہم

زیر انتظام
eMarkaz emarkaz.org

کتاب النحو 3

قرآنی مثالوں سے مزین عربی گرامر کے اصول وقواعد

عملی مشقوں کے ساتھ - آسان انداز میں

مولانا محمد الیاس گھمن متکلم اسلام دامت برکاتہم

زیر انتظام
eMarkaz emarkaz.org

جملہ حقوق بحق ای مرکز eMarkaz محفوظ ہیں

نام کتاب	کتاب النحو - حصہ سوم
تالیف	متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
تاریخ اشاعت	جمادی الاولیٰ 1445ھ - دسمبر 2023ء
بار اشاعت	اول
تعداد	2100
ناشر	دار الایمان

ملنے کا پتہ

دار الایمان، مرکز اھل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا

0321-6353540

www.emarkaz.org

فہرست

آخری حرف کے اعتبار سے معرب کی اقسام 9
صحیح: 9
معتل: 9
1-اسم مقصور: 9
2-اسم منقوص: 10
تنوین کے اعتبار سے معرب کی اقسام 11
1-منصرف: 11
2-غیر منصرف: 12
غیر منصرف ہونے کے اسباب 13
عدل: 13
وصف: 13
تانیث: 13
معرفہ: 13
عُجمہ: 14
ترکیب: 14

جمع: 14
الف اور نون زائد تان: 14
وزنِ فعل: 14
غیر منصرف کے سبق کا خلاصہ 16
مشق نمبر 15 17
اعراب کے لحاظ سے اسم معرب کی اقسام 21
مرفوعات، منصوبات اور مجرورات: 21
مرفوعات 22
1-فاعل 22
فاعل کی اقسام: 23
اسم ظاہر: 23
اسم ضمیر: 23
2-نائب فاعل 25
نائب فاعل کی اقسام اور احکام: 25
3،4-مبتدا اور خبر 26
5-حروف مشبہہ بالفعل کی خبر 28
6-افعالِ ناقصہ کا اسم 30

افعالِ ناقصہ کے معانی: 30

7-ماولا[مشابہ بہ لیس]کا اسم 32

8-لائے نفی جنس کی خبر 32

مشق نمبر16 33

منصوبات 36

1-مفعول بہ 37

2-مفعول مطلق 37

3-مفعول لہ 37

4-مفعول فیہ 37

I-ظرف زمان 37

II-ظرف مکان 38

5-مفعول معہ 38

6-حال 39

7-تمیز 39

8-مستثنیٰ 39

9-حروف مشبہہ بالفعل کا اسم 41

10-افعالِ ناقصہ کی خبر 41

11-ماولامشابہ بہ لیس کی خبر 41

12-لائے نفی جنس کا اسم 41

مجرورات 42

1-مجرور بہ حرفِ جر 42

2-مجرور بہ اضافت 42

مشق نمبر17 44

فعل 47

1-زمانے کے اعتبار سے فعل کی تقسیم 47

2-مفعول بہ کے اعتبار سے فعل کی تقسیم: 47

I-فعل لازم 47

II-فعل متعدی 47

3-نسبت کے اعتبار سے فعل کی تقسیم 47

I-فعل معروف 47

II-فعل مجہول 48

4-اعراب وبناء کے اعتبار سے فعل کی تقسیم 48

I-فعل معرب 48

II-فعل مبنی 48

مشق نمبر18 50

حروف 53

حروف کی خصوصیات 53

حروف کی اقسام 53

حروفِ عاملہ 54

1-حروفِ جر 55

2-حروف مشبہ بالفعل 56

3-حروفِ ندا 57

4-لائے نفی جنس 57

5-ماولامشابہ بہ لیس 58

6-حروفِ استثنٰی 58

7-واؤ بمعنی مع 58

8-حروفِ ناصبہ 60

9-حروفِ جازمہ 60

مشق نمبر19 62

حروفِ غیر عاملہ 65

1-حروف تنبیہ: 65

2-حروف ایجاب: 65

3-حروف تفسیر: 66
4-حرف مصدریہ: 66
5-حروف تحضیض: 66
6-حرف توقع: 68
7-حروف استفہام: 68
8-حرف ردع: 68
9-تنوین: 69
10-نون تاکید: 69
11-لامِ مفتوح: 69
12-حروف شرط: 69
13-حروف عطف: 70
14-حروف زیادت: 70
توابع 72
1-صفت 72
2-تاکید 72
3-بدل 73
4-عطف بحرف 73
مشق نمبر20 75
طلبہ سے گزارشات 77

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آخری حرف کے اعتبار سے معرب کی اقسام

آخری حرف کے اعتبار سے اسم معرب کی دو اقسام ہیں: صحیح اور مُعتل۔

صحیح:

وہ اسم جس کا آخری حرف؛ حرفِ علت نہ ہو، صحیح کہلاتا ہے۔ جیسے: اَلْکِتَابُ - زَیْدٌ - طَعَامٌ

صحیح پر اعراب کی علامات لفظاً آتی ہیں۔ یعنی لکھنے اور بولنے میں ظاہر ہوتی ہیں:

اعراب کی قسم	حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
حرکتی اعراب	هٰذَا کِتَابٌ	قَرَأْتُ کِتَابًا	نَظَرْتُ فِيْ کِتَابٍ
حرفی اعراب	هٰؤُلَاءِ مُسْلِمُوْنَ	اَکْرَمْتُ مُسْلِمِیْنَ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ

معتل:

وہ اسم جس کے آخر میں حرفِ علت ہو؛ معتل کہلاتا ہے۔ معتل کی دو اقسام ہیں:

1- اسم مقصور:

وہ اسم معرب جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو۔ مُوْسٰی، عِیْسٰی، کُبْرٰی، صُغْرٰی۔

اس کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیراً آتا ہے یعنی چھپا ہوا ہوتا ہے۔ لفظوں میں بھی نظر نہیں آتا اور بولنے میں بھی نہیں آتا۔

اعراب کی قسم	حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
تقدیری اعراب	جَاءَ مُوْسٰی	رَاَیْتُ مُوْسٰی	مَرَرْتُ بِمُوْسٰی
تقدیری اعراب	هٰذَا عِیْسٰی	اَکْرَمْتُ عِیْسٰی	مَرَرْتُ بِعِیْسٰی

2-اسم منقوص:

وہ اسم جس کے آخر میں یاء ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف کے نیچے زیر ہو۔ حالتِ رفعی اور جری میں اسم منقوص کا اعراب؛ تقدیری ہوتا ہے اور حالتِ نصبی میں لفظی اعراب ہوتا ہے۔ اسم منقوص پر الف لام نہ ہو تو حالتِ رفعی اور جری میں اس کے آخر والی یاء کو حذف کر دیتے ہیں۔ درج ذیل نقشے کو غور سے دیکھیں:

اسم منقوص	حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
معرف باللام	جَاءَ الْقَاضِیْ	رَاَیْتُ الْقَاضِیَ	مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ
غیر معرف باللام	جَاءَ قَاضٍ	رَاَیْتُ قَاضِیًا	مَرَرْتُ بِقَاضٍ

درج ذیل اسمائے منقوصہ سے معرف باللام اور غیر معرف باللام کے ساتھ تینوں حالتوں کا نقشہ بنائیں:

اَلسَّاعِیْ - دوڑنے والا۔ اَلرَّامِیْ - پھینکنے والا۔ اَلْمُنَادِیْ - پکارنے والا۔ اَلْبَاغِیْ - باغی

ملاحظہ: جس اسم کے آخر میں حرف علت ہو لیکن اس سے پہلے والا حرف ساکن ہو؛ اسے معتل نہیں بلکہ صحیح کے قائم مقام سمجھا جاتا ہے۔ نحوی اصطلاح میں اسے جاری مجریٰ صحیح کہتے ہیں۔ مثلاً: دَلْوٌ - ڈول۔ ظَبْیٌ - ہرن۔

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
عَصِیْبٌ	بھاری	رُکْنٌ شَدِیْدٌ	مضبوط پناہ گاہ	سِجِّیْلٍ	کنکر
مَنْضُوْدٍ	تہہ لگائے ہوئے	رَھْطٍ	خاندان / برادری	وِرْدٌ	گھاٹ
رِفْدُ	انعام / بخشش	تَتْبِیْبٍ	بربادی	زَفِیْرٌ	چیخ و پکار
شَھِیْقٌ	چیخنا چلانا	مِرْیَةٌ	شک	زُلَفًا	کچھ حصہ

تنوین کے اعتبار سے معرب کی اقسام

تنوین کے اعتبار سے معرب کی دو اقسام ہیں: منصرف اور غیر منصرف

1- منصرف:

کچھ اسماء ایسے ہیں جن پر تینوں حرکات اور تنوین آسکتی ہے۔ ان کو منصرف کہتے ہیں۔ منصرف کی اصطلاحی تعریف یہ ہے:

وہ اسم جس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب موجود نہ ہوں یا ایک ایسا سبب نہ ہو جو دو کے قائم مقام ہو۔ جیسے:

اَکَلَ حَامِدٌ رَاَیْتُ حَامِدًا مَرَرْتُ بِحَامِدٍ

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
عُصْبَةٌ	جماعت / ٹولی	اَلْجُبِّ	کنواں	ذِئْبٌ	بھیڑیا
مُسْتَعَانٌ	جس سے مدد مانگی گئی	وَارِدَ	آگے چلنے والا	بِضَاعَةٍ	پونجی
بَخْسٍ	ناقص / بہت کم	زَاهِدِيْنَ	بے رغبت	فَتًی	غلام
سِکِّيْنًا	چھری	نَاجٍ	نجات پانے والا	بِضْعَ سِنِيْنَ	کچھ سال
سِمَانٍ	موٹی	عِجَافٌ	لاغر / کمزور	اَضْغَاثُ	پراگندہ
بَعْدَ اُمَّةٍ	عرصہ دراز کے بعد	دَاَبًا	مسلسل	مَا بَالُ	کیا معاملہ ہے
اَمَّارَةٌ	حکم دینے والا	جَهَازٍ	سامان	اَلْمُنْزِلِيْنَ	مہمان نواز
بِضَاعَتَهُمْ	ان کی پونجی	کَيْلُ بَعِيْرٍ	اونٹ بھر غلہ	مَوْثِقًا	پکا وعدہ
اَلسِّقَايَةَ	پیالہ	رَحْلُ	کجاوہ	اَيَّتُهَا الْعِيْرُ	اے قافلے والو
صُوَاعَ	پیالہ	زَعِيْمٌ	ضامن	اَوْعِيَةَ	گٹھڑیاں

2- غیر منصرف:

ایسے اسماء جن پر صرف پیش اور زبر آتی ہے اور وہ تنوین اور زیر کو قبول نہیں کرتے؛ غیر منصرف ہوتے ہیں۔ غیر منصرف کی اصطلاحی تعریف یہ ہے:

وہ اسم جس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب موجود ہوں یا ایک ایسا سبب موجود ہو جو دو کے قائم مقام ہوتا ہے۔

غیر منصرف پر حالتِ جری میں بھی زبر آتی ہے۔

جَاءَ عُثْمَانُ رَاَیْتُ عُثْمَانَ مَرَرْتُ بِعُثْمَانَ

عربی میں ننانوے 99 فیصد الفاظ معرب اور صرف ایک فیصد مبنی ہوتے ہیں۔
معرب والے 99 میں 85 فیصد منصرف اور 14 فیصد غیر منصرف ہوتے ہیں۔

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
نَجِيًّا	مشورہ	حَرَضًا	مضمحل	رَوْحِ اللهِ	اللہ تعالیٰ کی رحمت
مُزْجٰةٌ	تھوڑی سی	اَلْبَدْوِ	صحرا / جنگل	غَاشِيَةٌ	ڈھانپنے والی
صِنْوَانٌ	تنہ دار	اَلْمَثُلٰتُ	عبرتناک سزائیں	مُتَعَالِ	بلند / اعلیٰ
مُسْتَخْفٍ	چھپنے والا	سَارِبٌ	چلنے والا	اَلْمِحَالُ	قوت والا / پکڑ والا
اَلسَّيْلَ	سیلاب	زَبَدًا	جھاگ	جُفَآءً	ناکارہ
طُوْبٰى	خوشحالی	اَشَقُّ	بہت تکلیف دہ	اَيَّامَ اللهِ	اللہ تعالیٰ کے معاملات
صَدِيْدٍ	پیپ	رَمَادٍ	راکھ	عَاصِفٍ	سخت آندھی
تَبَعًا	تابع / محکوم	مَحِيْصٍ	خلاصی	فَرْعٌ	شاخ
دَارَ الْبَوَارِ	ہلاکت کا گھر	خِلٰلٌ	دوستی	دَآئِبَيْنَ	پھرنے والے [تثنیہ]

غیر منصرف ہونے کے اسباب

کسی اسم کے غیر منصرف ہونے کے نو اسباب ہیں:

عدل وصف تانیث معرفہ[اسم عَلَم] عُجمہ ترکیب

جمع[منتہی الجموع] الف نون زائد تان وزنِ فعل

اگر کسی اسم میں ان میں سے دو سبب موجود ہوں تو وہ غیر منصرف کہلائے گا۔ سبب نمبر سات[جمع منتہی الجموع]اکیلا ہی دو اسباب کے قائم مقام ہوتا ہے۔ ان اسباب کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے:

عدل:

کسی قاعدہ کلیہ کے بغیر ہی ایک اسم کا اپنی شکل تبدیل کر کے دوسرے شکل اختیار کر لینا، عدل کہلاتا ہے۔ عَامِرٌ سے عُمَرُ، ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ سے ثُلَاثُ۔ عُمَرُ اور ثُلَاثُ دونوں غیر منصرف ہیں۔ عدل کے علاوہ عُمَرُ میں دوسرا سبب معرفہ[اسم علم]اور ثُلَاثُ میں دوسرا سبب وصف[صفت]ہے۔

وصف:

وہ لفظ جو کسی چیز کی صفت یعنی اچھائی یا برائی ظاہر کرے وصف کہلاتا ہے۔

اَسْوَدُ۔ سیاہ رنگ والا، اَحْمَرُ سرخ رنگ والا۔ ان میں وصف کے ساتھ دوسرا سبب وزن فعل ہے۔

حَمْرَاءُ۔ سرخ رنگ والی، سَوْدَاءُ۔ سیاہ رنگ والی۔ ان میں وصف کے ساتھ دوسرا سبب تانیث ہے۔

تانیث:

کسی اسم کا مؤنث ہونا۔ جیسے حَفْصَةُ، مَكَّةُ۔ ان دونوں میں منع صرف کا ایک سبب تانیث ہے اور دوسرا سبب معرفہ[اسم علم]ہونا ہے۔

معرفہ:

اسبابِ منع صرف میں معرفہ سے مراد ہر معرفہ نہیں بلکہ معرفہ کی ایک خاص قسم یعنی اسمِ عَلَم ہونا ہے۔

زَيْنَبُ۔ یہ اسمِ علم ہے اور مؤنث ہے۔

عُجمہ:

عجمہ سے مراد ہے عجمی یعنی غیر عربی زبان کا لفظ ہونا۔ یاد رکھیں کہ ہر عجمی لفظ مراد نہیں بلکہ صرف اسمِ علم مراد ہے۔اِبْرَاهِيْمُ ، اِسْمَاعِيْلُ ، اِسْحَاقُ غیر منصرف ہیں،ان میں عجمہ کے ساتھ دوسرا اسبب اسمِ علم ہونا ہے۔

ترکیب:

ترکیب یعنی مرکب ہونا۔ یہاں اس سے مراد ایک خاص مرکب ہے جسے مرکب منع صرف کہتے ہیں۔ مرکب منع صرف ایسے مرکب کو کہتے ہیں جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک بنالیں اور دونوں کے درمیان کوئی اضافت یا اسناد کی نسبت نہ ہو۔ جیسے بَعْلَبَكّ ایک شہر کا نام ہے۔ یہ بَعْلَ اور بَكّ کو ملا کر بنایا گیا ہے۔ اسی طرح رَامَهُرْمُزْ۔ یہ رَامَ اور هُرْمُزْ سے ملا کر بنا ہے۔

جمع:

جمع کی بہت سی اقسام ہیں، یہاں صرف ایک قسم مراد ہے جس کا نام جمع منتہی الجموع ہے۔ یعنی آخری جمع؛ جس کے بعد مزید جمع کا صیغہ نہ بن سکے۔ یہ ایسی جمع ہوتی ہے جس میں الفِ جمع کے بعد دو یا تین حروف ہوتے ہیں۔ یہ اکیلا سبب ہی دو کے قائم مقام ہوتا ہے۔ اس کے مشہور اوزان یہ ہیں: مَفَاعِلُ مَفَاعِيْلُ - مَسَاجِدُ مَفَاتِيْحُ

الف اور نون زائد تان:

غیر منصرف ہونے کا آٹھواں سبب یہ ہے کہ کسی اسم کے آخر میں الف اور نون زائد آجائیں۔ مثلاً: عُثْمَانُ، نُعْمَانُ، سَكْرَانُ — نشہ آور، لَحْيَانُ گھنی ڈاڑھی والا۔ پہلے دونوں میں الف اور نون زائد تان کے ساتھ دوسرا اسبب علم ہے اور دوسرے دونوں میں وصف۔

وزنِ فعل:

وزنِ فعل کا مطلب ہے کہ کوئی کلمہ ؛ہو تو اسم لیکن فعل کے وزن پر ہو۔ جیسے: اَحْمَدُ، تَغْلِبُ اور يَشْكُرُ تین مَردوں کے نام ہیں۔ اَحْمَدُ اَفْتَحُ کے وزن پر ہے۔ تَغْلِبُ تَضْرِبُ کے وزن پر ہے۔ يَشْكُرُ يَنْصُرُ کے وزن پر ہے۔ ان تینوں میں وزن فعل کے ساتھ دوسرا اسبب معرفہ [علم] ہونا ہے۔

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
مُهْطِعِيْنَ	دوڑنے والے	مُقْنِعِيْ	اونچا کیے ہوئے	مُقَرَّنِيْنَ	جکڑے ہوئے
اَصْفَادٍ	زنجیریں	سَرَابِيْلُ	کرتے	قَطِرَانٍ	تار کول
رُبَمَا	بار بار	شِهَابٍ	شعلہ	رَوَاسِيَ	پہاڑ
لَوَاقِحَ	لدی ہوئیں	صَلْصَالٍ	کھنکھناتی ہوئی مٹی	حَمَإٍ	گارا/کیچڑ
سَمُوْمٍ	گرم لپٹیں	سُرُرٌ	تخت[واحد: سریر]	وَجِلُوْنَ	ڈرنے والے
قَانِطِيْنَ	ناامید لوگ	لَعَمْرُكَ	آپ کی جان کی قسم	مُتَوَسِّمِيْنَ	صاحبِ فراست
مَثَانِيَ	دہرائی جانے والی	جَنَاحٌ	بازو[واحد اَجْنِحَةٌ]	اَلْيَقِيْنُ	موت/یقین
نُطْفَةٍ	ٹپکتی بوند/قطرہ	بِغَالٌ	خچر	قَصْدُ السَّبِيْلِ	سیدھا رستہ
مَوَاخِرَ	چیرنے والی	وَاصِبًا	لازم/ہمیشہ کو	كَظِيْمٍ	غمگین
هُوْنٍ	ذلت	فَرْثٌ	گوبر	لَبَنًا	دودھ
سَكَرًا	نشہ آور	اَلنَّحْلِ	شہد کی مکھی	ذُلُلًا	نرمی سے
حَفَدَةً	پوتے[واحد حفید]	جَوِّ	فضا	ظَعْنِ	کوچ کرنا
اَصْوَافِ	اون[واحد صوف]	اَوْبَارِ	بال[اونٹ]	اَشْعَارِ	روئیں[نرم بال]
اَكْنَانًا	پناہ کی جگہ	تَوْكِيْدِ	مضبوطی	غَزْلَ	سوت کاتنا
اَنْكَاثًا	ریزہ ریزہ	كَرَّةً	دوبارہ/باری	نَفِيْرًا	جماعت
طٰٓئِرَ	نامہ عمل	مَنْشُوْرًا	کھلی ہوئی	كَرِيْمًا	عزت سے
اَلذُّلِّ	انکساری	مُبَذِّرِيْنَ	فضول خرچ	مَيْسُوْرًا	آسان
قِسْطَاسٌ	ترازو	مَرَحًا	اکڑ کر	رُفَاتًا	بوسیدہ

غیر منصرف کے سبق کا خلاصہ

- خواتین کے نام غیر منصرف ہوتے ہیں۔
- مردوں کے جن ناموں کے آخر میں گول ۃ یا ان ہو وہ غیر منصرف ہوتے ہیں۔
- مفاعل اور مفاعیل کے وزن پر آنے والی جمع کے صیغے غیر منصرف ہوتے ہیں۔
- صرف آٹھ انبیاء کرام علیہم السلام کے اسمائے گرامی منصرف ہیں، بقیہ تمام غیر منصرف۔

منصرف اسمائے گرامی یہ ہیں: نُوْحٌ، لُوْطٌ، شِيْثٌ، هُوْدٌ، صَالِحٌ، شُعَيْبٌ، عُزَيْرٌ، مُحَمَّدٌ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ

- تین فرشتوں کے نام منصرف ہیں:

مُنْكَرٌ، نَكِيْرٌ اور مَالِكٌ علیھم السلام۔ ان کے علاوہ سب ملائکہ کے اسمائے گرامی غیر منصرف ہیں۔

رِضْوَانُ، جِبْرَائِيْلُ، اِسْرَافِيْلُ، مِيْكَائِيْلُ، عِزْرَائِيْلُ علیھم السلام

- اسلامی مہینوں میں چھ منصرف اور چھ غیر منصرف ہیں، غیر منصرف یہ ہیں:

صَفَرُ، جُمَادَى الْاُوْلٰى، جُمَادَى الْاُخْرٰى، رَجَبُ، شَعْبَانُ، رَمَضَانُ

- باقی چھ مہینوں کے نام منصرف ہیں۔
- یاد رکھیں! غیر منصرف پر حالتِ جری میں زیر کے بجائے زبر پڑھتے ہیں۔
- یاد رکھیں! غیر منصرف جب مضاف ہو یا اس پر الف لام داخل ہو تو اس کے نیچے زیر آجاتی ہے۔

احمد اور مساجد کے اعراب پر غور کریں اور ان چاروں جملوں کی ترکیب کریں۔

- رَاَيْتُ بَيْتَ اَحْمَدَ
- رَاَيْتُ بَيْتَ الْاَحْمَدِ
- صَلُّوْا فِيْ مَسَاجِدَ
- صَلُّوْا فِيْ مَسَاجِدِكُمْ

مشق نمبر 15

مختصر جواب تحریر کریں:

1۔ آخری حرف کے اعتبار سے معرب کی کتنی قسمیں ہیں؟

2۔ جس اسم کا آخری حرف؛ حرفِ علت نہ ہو اسے کیا کہتے ہیں؟

3۔ اسم مقصور کسے کہتے ہیں؟

4۔ منصرف اور غیر منصرف کی اصطلاحی تعریف لکھیں۔

5۔ عدل کسے کہتے ہیں؟

6۔ وہ لفظ جو کسی چیز کی اچھائی یا برائی بیان کرے اسے کیا کہتے ہیں؟

7۔ اسباب منع صرف میں معرفہ سے مراد کیا ہے؟

8۔ خواتین کے نام منصرف ہیں یا غیر منصرف؟

9۔ وہ اسلامی مہینے جو غیر منصرف ہیں ان کے نام بتائیں۔

10۔ وہ اسلامی مہینے جو منصرف ہیں ان کے نام بتائیں۔

11۔ تین فرشتوں کے نام بتائیں جو منصرف ہیں۔

12۔ غیر منصرف ہونے کے کتنے اسباب ہیں؟ تعداد اور نام لکھیں۔

13۔ تنوین کے اعتبار سے معرب کی کتنی اقسام ہیں؟

خالی جگہ پر کریں:

1۔ آخری حرف کے اعتبار سے معرب کی دو اقسام ہیں............. اور.............۔

2۔ وہ اسم جس کا آخری حرف؛ حرفِ علت نہ ہو............. کہلاتا ہے۔

3۔ وہ اسم جس کے آخر میں حرفِ علت ہو............. کہلاتا ہے۔

4۔ مُعْتَل کی............. اقسام ہیں۔

7۔ تنوین کے اعتبار سے معرب کی.............اقسام ہیں۔

8۔ غیر منصرف پر حالت جری میں بھی.............آتی ہے۔

درست جواب پر نشان لگائیں:

1- آخری حرف کے اعتبار سے معرب کی دو اقسام ہیں:

صحیح اور مُعْتَل   اسم مقصور اور اسم منقوص   صحیح اور اسم منقوص

2- وہ اسم جس کے آخر میں حرف علت ہو کہلاتا ہے:

صحیح   غیر صحیح   مُعْتَل

3- صحیح پر اعراب کی علامات لفظاً آتی ہیں یعنی:

لکھنے میں   بولنے میں   لکھنے اور بولنے دونوں میں

4۔ مُوْسٰی، عِیْسٰی، کُبْرٰی، صُغْرٰی ہیں:

صحیح   اسم مقصور   اسم منقوص

5- وہ اسم جس کے آخر میں "یاء ساکن" ہو اور اس سے پہلے حرف کے نیچے "زیر" ہو:

اسم مقصور   اسم منقوص   صحیح

6- کچھ اسماء ایسے ہیں جن پر تینوں حرکات اور تنوین آسکتی ہے ان کو کہتے ہیں:

منصرف   غیر منصرف   اسم مقصور

7- کسی قاعدہ کلیہ کے بغیر ہی کسی اسم کا اپنی شکل تبدیل کر کے دوسری شکل اختیار کر لینا کہلاتا ہے:

منتھی الجموع   عدل   وصف

8- کسی اسم کا مؤنث ہونا کہلاتا ہے:

تانیث   عدل   وصف

9- اسم عَلَم ہے:

زَیْنَبُ   سَیِّدٌ   رَجُلٌ

10- عجمہ سے مراد:

عجمی اسم علم　　کسی اسم کا مؤنث ہونا　　اچھائی یا برائی

11- کوئی کلمہ ہو تو اسم لیکن فعل کے وزن پر ہو اسے کہتے ہیں:

ترکیب　　معرفہ　　وزنِ فعل

12- اعراب کے لحاظ سے اسم معرب کی اقسام ہیں:

7　　3　　2

درج ذیل آیات کی ترکیب اور ترجمہ کریں۔ غیر منصرف اسماء کی پہچان کریں اور ان کے غیر منصرف ہونے کی وجہ بتائیں۔

فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا

تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ

لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ

زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ

يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ

اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ

رَجَعَ مُوْسٰى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا

فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ

قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ

اُنْزِلَ اِلٰى اِبْرٰهِمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ

جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ

اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ

اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ

اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ

تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا

مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ

جَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ

اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ

وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا

جَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ

اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ

كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ

بَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ

وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ

يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ

اعراب کے لحاظ سے اسم معرب کی اقسام

ہم پڑھ چکے ہیں کہ اسمِ معرب کے تین اعراب ہیں: رفع، نصب اور جر۔ اعراب کا آسان مطلب ہوتا ہے: حالت یا جملے میں اس لفظ کی حیثیت۔

اس لحاظ سے اسمِ معرب کی تین قسمیں بنتی ہیں: مرفوعات، منصوبات اور مجرورات۔

1- مرفوعات:

ایسے اسماء جن کا اعراب رفع ہے۔ یہ کل آٹھ ہیں:

فاعل، نائب فاعل، مبتدا، خبر، حروفِ مشبہہ بالفعل کی خبر، افعالِ ناقصہ کا اسم، مَاولَا مشابہ بِلَیْسَ کا اسم اور لائے نفی جنس کی خبر۔

2- منصوبات:

وہ اسماء جن کا اعراب نصب ہے۔ ان کی تعداد بارہ ہے:

مفعول مطلق، مفعول بہ، مفعول لہ، مفعول معہ، مفعول فیہ، حال، تمیز، مستثنٰی، حروف مشبہہ بالفعل کا اسم، افعال ناقصہ کی خبر، مَاولَا مشابہ بہ لَیْسَ کی خبر اور لائے نفی جنس کا اسم۔

3- مجرورات:

ایسے اسماء جن کا اعراب جر ہے۔ یہ دو ہیں:

مضاف الیہ اور مجرور بہ حرفِ جر یعنی جس پر حرفِ جر داخل ہو۔

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
تَحْوِيْلًا	بدل ڈالنا	رَجِلِكَ	تیرے پیادے	تَارَةً	دوبارہ
قَاصِفًا	سخت طوفان	تَبِيْعًا	پیچھا کرنے والا	مَوْفُوْرًا	وافر / پورا
خَيْلِكَ	تیرے گھڑسوار	دُلُوْكُ	ڈھلنا	نَافِلَةً	زائد

مرفوعات

اسمائے مرفوعہ یا مرفوعات ایسے اسماء ہیں جن میں رفع کی علامت ہو یعنی جو حالتِ رفعی میں ہوں۔ مرفوعات کی تعداد آٹھ ہے:

فاعل نائب الفاعل مبتدا خبر حروف مشبہہ بالفعل کی خبر

افعالِ ناقصہ کا اسم مَاولَا مشابہ بِلَيْسَ کا اسم لائے نفی جنس کی خبر

1- فاعل Subject

فاعل کام کرنے والے کو کہتے ہیں۔ وہ اسم جس سے پہلے فعل معروف ہو اور فعل کرنے کی نسبت اس اسم کی طرف ہو؛ فاعل کہلاتا ہے۔ مثلاً:

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ - اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی۔

وَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ- شہر کی بیرونی طرف سے ایک آدمی آیا۔

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
زَهُوْقًا	گم ہونے والا	شَاكِلَةً	طریقہ	يَنْبُوْعًا	چشمہ
تَفْجِيْرًا	پھاڑ کر نکالنا	كِسَفًا	ٹکڑا	رُقِيٌّ	چڑھنا
قَتُوْرًا	کنجوس / تنگ دل	مَثْبُوْرًا	ہلاک ہونے والا	مُكْثٍ	ٹھہرنا
اَذْقَانٌ	ٹھوڑیاں	بَاخِعٌ	ہلاک کرنے والا	جُرُزًا	چٹیل / بنجر
اَلرَّقِيْمِ	تختی / کتبہ	فِتْيَةٌ	نوجوانوں کی ٹولی	اَمَدًا	مدت
شَطَطًا	بے جا	رُقُوْدٌ	سوئے ہوئے	اَلْوَصِيْدِ	چوکھٹ
مِرَآءً	بحث	مُلْتَحَدًا	پناہ کی جگہ	فُرُطًا	حد سے گذرا ہوا

فاعل کی اقسام:

فاعل کی دو قسمیں ہیں: اسم ظاہر اور اسم ضمیر

اسم ظاہر:

وہ اسم جو لفظوں میں ظاہری طور پر لکھا ہوا نظر آ رہا ہو۔ درج ذیل مثالوں پر غور کریں۔ اَلطَّالِبُ اور اَلطَّالِبَةُ دونوں فاعل ہیں اور لفظوں میں ظاہری طور پر لکھے ہوئے نظر بھی آ رہے ہیں۔

جَاءَ الطَّالِبُ　　جَاءَتِ الطَّالِبَةُ

اسم ضمیر:

ضمیر کا معنیٰ ہوتا ہے: چھپا ہوا۔ وہ فاعل جو چھپا ہوا ہو، لفظوں میں ظاہری طور پر لکھا ہوا نظر نہ آ رہا ہو، یعنی اسم ضمیر ہو۔ درج ذیل مثالوں پر غور کریں۔ جَاءَ میں ھُوَ اور جَاءَتْ میں ھِيَ دونوں فاعل ہیں اور لفظوں میں ظاہری طور پر لکھے ہوئے نظر نہیں آ رہے، بلکہ فعل کے اندر چھپے ہوئے ہیں۔ اَلطَّالِبُ اور اَلطَّالِبَةُ مبتدا ہیں۔

اَلطَّالِبُ جَاءَ　　اَلطَّالِبَةُ جَاءَتْ

- اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد کا صیغہ آتا ہے۔ مذکر کے لیے مذکر اور مؤنث کے لیے مؤنث۔

جَاءَ الطَّالِبُ	جَاءَ الطَّالِبَانِ	جَاءَ الطُّلَّابُ
جَاءَتِ الطَّالِبَةُ	جَاءَتِ الطَّالِبَتَانِ	جَاءَتِ الطَّالِبَاتُ

- اگر فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل کا صیغہ ضمیر کے مطابق آئے گا۔ واحد کے لیے واحد، تثنیہ کے لیے تثنیہ، جمع کے لیے جمع، مذکر کے لیے مذکر اور مؤنث کے لیے مؤنث۔

اَلطَّالِبُ اَكَلَ	اَلطَّالِبَانِ اَكَلَا	اَلطُّلَّابُ اَكَلُوْا
اَلطَّالِبَةُ اَكَلَتْ	اَلطَّالِبَتَانِ اَكَلَتَا	اَلطَّالِبَاتُ اَكَلْنَ

- یاد رکھیں کہ عربی میں جہاں بھی کسی فعل معروف کا واحد مذکر غائب یا واحد مؤنث غائب کا صیغہ آئے [پہلا اور چوتھا صیغہ] تو اس کے بعد ممکن ہے کہ فاعل لفظوں میں آ جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ فاعل لفظوں میں ذکر نہ ہو

بلکہ ضمیر کو فاعل بنایا جائے۔ لیکن ان دو صیغوں کے علاوہ باقی جتنے بھی صیغے ہیں ان کے بعد کبھی بھی فاعل اسمِ ظاہر نہیں آئے گا بلکہ ہمیشہ ان صیغوں کے اندر چھپی ہوئی ضمیر ہی فاعل بنے گی۔

- اگر کوئی فاعل اسم ظاہر ہو تو وہ ہمیشہ فعل کے بعد آتا ہے۔ اگر پہلے آجائے تو وہ مبتدا وغیرہ بنتا ہے۔

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
سُرَادِقُ	قناتیں	اَلْمُهْلِ	پگھلا ہوا تانبا	مُرْتَفَقًا	فائدہ اٹھانے کی جگہ
اَسَاوِرَ	کنگن	سُنْدُسٍ	باریک ریشم	اِسْتَبْرَقٍ	موٹا ریشم
اَلْاَرَآئِكِ	تخت	نَفَرًا	مجمع / لوگ	زَلَقًا	پھسلواں / چٹیل
غَوْرًا	خشک	وَلَايَةٌ	اختیار / حکم	هَشِيْمًا	چورہ چورہ
اَمَلًا	آرزو	مَوْبِقًا	ہلاکت	مَوْئِلًا	جائے پناہ
حُقُبًا	لمبی مدت	حُوْتَ	مچھلی	سَرَبًا	چلنا
صَخْرَةٌ	پتھر	شَيْئًا اِمْرًا	عجیب چیز	جِدَارًا	دیوار
سَبَبًا	راہ / مہم	حَمِئَةٍ	کیچڑ	نُكْرًا	برا
خَرْجًا	ٹیکس	سَدًّا	آڑ	رَدْمًا	آہنی دیوار
اَلصَّدَفَيْنِ	دونوں سرے	قِطْرًا	پگھلا ہوا تانبا	صُنْعًا	کام
حِوَلًا	جگہ بدلنا	مَدَدًا	روشنائی	شَيْبًا	بڑھاپا
سَمِيًّا	ہم نام	عِتِيًّا	بے حد	قَصِيًّا	دور / الگ
اَلْمَخَاضُ	دردِزہ	رُطَبًا	تازہ کھجور	فَرِيًّا	عجیب
مَلِيًّا	مدت تک	غَيًّا	بڑی خرابی	جِثِيًّا	اوندھے منہ گرا ہوا
صَلِيًّا	داخل ہونا	مَرَدًّا	لوٹ آنا	اَزًّا	بھڑکانا

2- نائب فاعل

فعل مجہول میں فاعل کا ذکر نہیں ہوتا، اس صورت میں مفعول کو فاعل کی جگہ پر حالتِ رفعی میں ذکر کر کے اس کا نام نائب فاعل رکھا جاتا ہے۔ جیسے: اُكِلَ طَعَامٌ کھانا کھایا گیا۔

نائب فاعل کی اقسام اور احکام:

نائب فاعل؛ فاعل کے قائم مقام ہوتا ہے اس لیے اس کے تمام اصول اور ضابطے وہی ہیں جو فاعل کے ہیں۔ آئیں ایک مرتبہ دہرا لیتے ہیں۔

نائب فاعل کی دو قسمیں ہیں: اسم ظاہر اور اسم ضمیر

- اگر نائب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد آتا ہے۔ مذکر کے لیے مذکر اور مؤنث کے لیے مؤنث۔

نُصِرَ الطَّالِبُ	نُصِرَ الطَّالِبَانِ	نُصِرَ الطُّلَّابُ
نُصِرَتِ الطَّالِبَةُ	نُصِرَتِ الطَّالِبَتَانِ	نُصِرَتِ الطَّالِبَاتُ

- اگر نائب فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل کا صیغہ ضمیر کے مطابق آئے گا۔ واحد کے لیے واحد، تثنیہ کے لیے تثنیہ، جمع کے لیے جمع، اسی طرح مذکر کے لیے مذکر اور مؤنث کے لیے مؤنث۔

اَلطَّالِبُ نُصِرَ	اَلطَّالِبَانِ نُصِرَا	اَلطُّلَّابُ نُصِرُوْا
اَلطَّالِبَةُ نُصِرَتْ	اَلطَّالِبَتَانِ نُصِرَتَا	اَلطَّالِبَاتُ نُصِرْنَ

- یاد رکھیں کہ عربی میں جہاں بھی کسی فعل مجہول کا واحد مذکر غائب یا واحد مؤنث غائب کا صیغہ آئے [پہلا اور چوتھا صیغہ] تو اس کے بعد ممکن ہے کہ نائب فاعل لفظوں میں آجائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ نائب فاعل لفظوں میں ذکر نہ ہو بلکہ ضمیر کو نائب فاعل بنایا جائے۔ لیکن ان دو صیغوں کے علاوہ باقی جتنے بھی صیغے ہیں ان کے بعد کبھی بھی نائب فاعل اسمِ ظاہر نہیں آئے گا بلکہ ہمیشہ ان صیغوں کے اندر چھپی ہوئی ضمیر ہی نائب فاعل بنے گی۔
- اگر کسی فعل کے ایک سے زیادہ مفعول ہوں تو پہلے مفعول کو نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع پڑھا جاتا ہے اور بقیہ مفعولوں کو منصوب۔ مثلاً: اَعْطَى الْاُسْتَاذُ طَالِبًا كِتَابًا سے اُعْطِيَ طَالِبٌ كِتَابًا۔

3،4- مبتدا اور خبر

مبتدا اور خبر کے بارے میں ہم مختصراً پڑھ چکے ہیں۔ مبتدا وہ اسم ہوتا ہے جس پر کوئی لفظی عامل نہیں ہوتا۔ اس سے جملہ اسمیہ کی ابتدا ہوتی ہے۔ یہ مسند الیہ ہوتا ہے یعنی اس کے بارے میں خبر دی جاتی ہے۔

خبر؛ وہ اسم ہے جس کے ذریعے مبتدا کے متعلق معلومات یا خبر دی جاتی ہے۔ خبر؛ اسمِ مسند ہوتا ہے یعنی اس کے ذریعے خبر دی جاتی ہے۔ اَللّٰهُ غَفُوْرٌ- اللہ تعالیٰ غفور ہے۔

اصول وضوابط:

- وسعت کے اعتبار سے مبتدا اور خبر میں مطابقت نہیں ہوتی۔ متبدا ہمیشہ معرفہ جبکہ خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے۔
- جنس اور عدد کے اعتبار سے خبر؛ مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔ مبتدا واحد ہو تو خبر بھی واحد، تثنیہ ہو تو تثنیہ اور جمع ہو تو جمع۔ مبتدا مذکر ہو تو خبر بھی مذکر، مبتدا مؤنث ہو تو خبر بھی مؤنث ہو گی۔

اَلْمُؤْمِنُ صَالِحٌ	اَلْمُؤْمِنَانِ صَالِحَانِ	اَلْمُؤْمِنُوْنَ صَالِحُوْنَ
اَلْمُؤْمِنَةُ صَالِحَةٌ	اَلْمُؤْمِنَتَانِ صَالِحَتَانِ	اَلْمُؤْمِنَاتُ صَالِحَاتٌ

- مبتدا غیر عاقل کی جمع ہو تو خبر واحد مؤنث آتی ہے۔

اَلْبَابُ مَفْتُوْحٌ	اَلْبَابَانِ مَفْتُوْحَانِ	اَلْاَبْوَابُ مَفْتُوْحَةٌ
اَلْمَدْرَسَةُ مَعْمُوْرَةٌ	اَلْمَدْرَسَتَانِ مَعْمُوْرَتَانِ	اَلْمَدَارِسُ مَعْمُوْرَةٌ

- مبتدا اور خبر دونوں کا اعراب ایک ہی ہوتا ہے۔ دونوں ہمیشہ حالتِ رفع میں ہوتے ہیں۔
- خبر دو صورتوں میں معرفہ ہو سکتی ہے:

1- خبر میں ایسا اسم ہو جسے نکرہ نہ بنایا جا سکے۔ جیسے: اَنَا يُوْسُفُ- میں یوسف ہوں۔

2- بات میں زور پیدا کرنے کے لیے خبر کے ساتھ الف لام لگایا جائے۔

جیسے حدیث مبارکہ ہے: اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ — دین سراسر خیر خواہی ہے۔

ایسے مواقع پر ضمیر فصل بھی آتی ہے۔ جیسے: اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
وِرْدًا	پیاسے	هَدًّا	کانپ کر	إِدًّا	بھاری
لُدًّا	جھگڑالو	رِكْزًا	آہٹ	اَلثَّرٰى	گیلی مٹی
قَبَسٍ	انگارا	حَيَّةٌ	سانپ	سِيْرَةٌ	حالت
عُقْدَةً	گرہ	أُوْلِي النُّهٰى	عقل والے	نَسْفًا	اڑادینا / بہادینا
زُرْقًا	نیلے [درد سے]	اَمْثَلُ	زیادہ اچھا	قَاعًا	میدان
اَمْتًا	اونچائی	هَمْسًا	پاؤں کی آہٹ	هَضْمًا	توڑنا / حق مارنا
ضَنْكًا	تنگی / بدحالی	زَهْرَةً	رونق	لَاهِيَةً	غفلت
رِكْضٌ	ایڑلگاکربھاگنا	رَتْقًا	بند / ملے ہوئے	فُجَاجًا	کشادہ
نَفْخَةٌ	جھونکا / پھونک	خَرْدَلٍ	رائی	تَمَاثِيْلَ	مورتیاں
جُذَاذًا	ٹکڑے ٹکڑے	ذَا النُّوْنِ	مچھلی والا	حَدَبٍ	بلندی / اونچائی

قرآن کریم کے لیے روزانہ ایک گھنٹہ نکالیں۔ آدھا گھنٹہ تلاوت کریں، اس تلاوت کے دوران الفاظ کی پہچان، صیغوں کی بناوٹ اور ان کے باہمی تعلق پر غور نہ کریں بلکہ صرف تلاوت کریں۔ اور باقی آدھے گھنٹے میں روزانہ ایک، دو یا تین آیات کا انتخاب کر کے ان میں موجود الفاظ کی پہچان کریں، صیغوں کی بناوٹ پر غور کریں، اسم فعل اور حرف کو الگ الگ کریں، مجرد اور مزید کی پہچان کریں، جن چھوٹے چھوٹے جملوں سے مل کر وہ آیت بنی ہے، ان جملوں کو الگ الگ سمجھیں اور پھر پوری آیت کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کریں۔ جہاں بھی الجھن ہو فوراً اپنے استاذ صاحب یا کسی عالمِ دین سے رجوع کریں۔

5- حروف مشبہہ بالفعل کی خبر

یہ وہ حروف ہیں جو فعل جیسے دکھائی دیتے ہیں۔

یہ کل چھ حروف ہیں:

اِنَّ-بیشک　　اَنَّ-کہ　　کَاَنَّ-گویا کہ

لٰکِنَّ-لیکن　　لَیْتَ-کاش　　لَعَلَّ-شاید / امید ہے

اصول وضوابط:

- یہ مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں، یعنی جملہ اسمیہ کے شروع میں۔ مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ مبتدا کو؛ ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ — بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا ہے۔ لفظ اللہ؛ اِنَّ کا اسم ہے اور سمیع؛ اِنَّ کی خبر۔

- مبتدا اور خبر کی طرح ان چھ حروف کی خبر بھی واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث ہونے میں اسم کے مطابق ہو گی۔

اِنَّ الْمُؤْمِنَ صَالِحٌ　　اِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ صَالِحَانِ　　اِنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ صَالِحُوْنَ

اِنَّ الْمُؤْمِنَةَ صَالِحَةٌ　　اِنَّ الْمُؤْمِنَتَيْنِ صَالِحَتَانِ　　اِنَّ الْمُؤْمِنَاتِ صَالِحَاتٌ

- حروف مشبہہ بالفعل کی خبر جار مجرور بھی ہوتی ہے اور اس صورت میں خبر؛ اسم سے پہلے بھی آسکتی ہے۔ اس سے بات میں حصر / زور پیدا ہوتا ہے۔

اِنَّ اِلَيْنَا اِيَابَهُمْ ہماری طرف ہی ان کو لوٹ کر آنا ہے۔ [آیت]

اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا بے شک بعض بیان واقعی جادو اثر ہوتے ہیں۔ [حدیث مبارک]

اِنَّ فِي الدَّارِ اَحْمَدَ بے شک گھر میں احمد ہی ہے۔

- کبھی کبھی ان چھ حروف کے بعد لفظ مَا بھی آتا ہے جو انہیں عمل سے روک دیتا ہے۔ اِسے مَا كَافَّة کہتے ہیں۔ کافہ کا مطلب ہے روک دینے والا۔ قرآن کریم کی آیت مبارکہ ہے:

اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ اس مثال میں اِلٰهُكُمْ پر اِنَّ نے عمل نہیں کیا۔

- ماکافہ کے ساتھ یہ حروف؛ فعل پر بھی آسکتے ہیں:

اِنَّمَا يُوْحٰى اِلَيَّ بے شک میری طرف وحی آتی ہے۔ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ گویا کہ وہ ہانکے جاتے ہیں۔

- اِنَّ بات کے شروع میں اور اَنَّ درمیان میں آتا ہے۔ اِنَّ الطَّالِبَ مُجْتَهِدٌ بے شک طالب علم محنتی ہے۔ عَلِمْتُ اَنَّ الطَّالِبَ مُجْتَهِدٌ مجھے معلوم ہو گیا کہ بے شک طالب علم محنتی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ

- حروف مشبہ بالفعل کا اسم؛ اسمِ ظاہر بھی ہو سکتا ہے اور اسمِ ضمیر بھی۔

اِنَّهٗ فُسُوْقٌ بِكُمْ یقیناً یہ تمہارے لیے گناہ کی بات ہے۔

اِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ بیشک وہ ظالم ہیں۔ اِنِّيْ رَسُوْلٌ بیشک میں رسول ہوں۔

قرآنی اسلوب؛ "مَا نافیہ" کی پہچان

لفظ "مَا" کئی معنوں کے لیے آتا ہے، سوال پوچھنے کے لیے "کیا" کے معنوں میں، اسم موصول "جو، وہ جو" کے معنوں میں اور نفی کے معنوں بھی، یعنی "نہیں ہے"۔ اس کی پہچان وقت کے ساتھ ساتھ خود ہو جاتی ہے۔ وہ "مَا" جو نفی کے لیے ہو اس کی ایک پہچان یہ ہے کے اس "مَا" کے بعد ایک لفظ چھوڑ کر اس سے اگلے لفظ کے شروع میں "بِ یا مِنْ" ہو گا۔ یہ بھی تاکید کی ایک قسم ہے۔ اردو محاورہ کے اعتبار سے اس کا ترجمہ "بالکل بھی نہیں، قطعاً نہیں، کوئی بھی نہیں، ہر گز نہیں" کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔

وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ اور آپ ہمارا یقین تو کریں گے نہیں خواہ ہم سچے ہی ہوں۔

وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ اور کوئی بھی ان کا مدد گار نہیں ہو سکتا۔

وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ وہ قطعاً ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ اور نہ ہی انہیں وہاں [جنت] سے نکالا جائے گا۔

وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ اور یہ فضول بات بالکل بھی نہیں۔

6- افعالِ ناقصہ کا اسم

یہ سترہ افعال ہیں، ان میں زمانہ پایا جاتا ہے اور ان کی باقاعدہ گردان بھی ہوتی ہے۔ ان کو ناقصہ کہنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ جب یہ جملے میں استعمال ہوتے ہیں تو فعل ہونے کے باجود ان کا فاعل نہیں ہوتا بلکہ ان کا اسم ہوتا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ صرف اسم پر مکمل نہیں ہوتے بلکہ اسم کے ساتھ خبر کے بھی محتاج ہوتے ہیں۔

افعالِ ناقصہ یہ ہیں:

كَانَ، صَارَ، ظَلَّ، بَاتَ، اَصْبَحَ، اَضْحٰى، اَمْسٰى، عَادَ، اٰضَ، غَدَا، رَاحَ، مَازَالَ، مَاانْفَكَّ، مَابَرِحَ، مَافَتِئَ، مَادَامَ، لَيْسَ۔

- افعالِ ناقصہ؛ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو رفع دے کر اپنا اسم بنا لیتے ہیں اور خبر کو نصب دے کر اپنی خبر بنالیتے ہیں۔

كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا اللہ تعالی جاننے والے ہیں۔

اَصْبَحَ فُوَادُ اُمِّ مُوْسٰى فَارِغًا ام موسی کا دل صبر سے خالی ہو گیا۔

- مبتدا اور خبر کے اصول و ضوابط [معرفہ نکرہ، واحد تثنیہ جمع وغیرہ والے] افعالِ ناقصہ کے اسم اور خبر پر بھی جاری ہوتے ہیں۔

صَارَ الْمُؤْمِنُ صَالِحًا صَارَ الْمُؤْمِنَانِ صَالِحَيْنِ صَارَ الْمُؤْمِنُوْنَ صَالِحِيْنَ

صَارَتِ الْمُؤْمِنَةُ صَالِحَةً صَارَتِ الْمُؤْمِنَتَانِ صَالِحَتَيْنِ صَارَتِ الْمُؤْمِنَاتُ صَالِحَاتٍ

افعالِ ناقصہ کے معانی:

كَانَ (تھا، ہے، ہو گیا): كَانَ الرَّجُلُ قَائِمًا. كَانَ اللّٰهُ رَحِيْمًا. كَانَ الشَّجَرُ مُثْمِرًا۔

صَارَ (ہو گیا): صَارَ الْمَاءُ بَارِدًا۔

ظَلَّ (ہو گیا، دن کے وقت ہوا) ظَلَّ الْعَالِمُ مُسَافِرًا۔

بَاتَ (ہو گیا، رات کے وقت ہوا): بَاتَ الْحَزِيْنُ فَرِحًا۔

اَصْبَحَ(ہو گیا، صبح کے وقت ہوا):اَصْبَحَ الْمَاءُ بَارِدًا۔

اَضْحٰی (ہو گیا، چاشت کے وقت ہوا):اَضْحَی الْمَاءُ حَارًّا۔

اَمْسٰی (ہو گیا، شام کے وقت ہوا):اَمْسٰی خَالِدٌ مُقِیْمًا۔

عَادَ تارَاحَ (ہو گیا):عَادَ الطَّالِبُ غَنِیًّا۔غَدَا الطَّالِبُ غَنِیًّا۔رَاحَ الطَّالِبُ غَنِیًّا

مَازَالَ تا مَافَتِئَ(مسلسل-استمرار کے لیے):مَازَالَ الْمَرِیْضُ بَاکِیًا۔

مَادَامَ(جب تک):اَطِعْ اَبَاكَ مَادَامَ حَیًّا۔

لَیْسَ(نہیں ہے):لَیْسَ الْمُتَکَبِّرُ نَاجِحًا۔

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
شَاخِصَةٌ	پھٹی ہوئی	حَصَبٍ	ایندھن	حَسِیْسٌ	آہٹ
طَیٌّ	لپیٹنا	مُرْضِعَةً	دودھ پلانے والی	مَرِیْدٍ	سرکش
عَلَقَةً	لوتھڑا	مُضْغَةً	بوٹی	هَامِدَةً	سوکھی ہوئی
بَهِیْجٍ	خوش نما	ثَانِیَ	موڑنے والا	عِطْفِ	شانہ/کندھا
حَرْفٍ	کنارہ	سَبَبٍ	رسی/ذریعہ	مَقَامِعُ	ہتھوڑے
لُؤْلُؤٌ	موتی	ضَامِرَ	دبلے اونٹ	فَجٍّ عَمِیْقٍ	دور دراز راستے
قَانِعٌ	بے سوال	اَلْعَتِیْقِ	قدیم	اَلْبُدْنَ	اونٹ[جمع]
اَلْبَآئِسَ	بھوکا	مُعْتَرٌّ	بے قرار سائل	خَوَّانٍ	خیانت کرنے والا
سَحِیْقٍ	بہت دور	مُخْبِتِیْنَ	گردن جھکانے والے	صَوَامِعُ	خلوت خانے
بِیَعٌ	گرجے	نَکِیْرٍ	عذاب	ذُبَابًا	مکھی
سُلٰلَةٍ	خلاصہ/نچوڑ	ذَهَابٍ	لے جانا	دُهْنٍ	چکنائی

7- ماولا [مشابہ بلیس] کا اسم

یہ دونوں حروف؛ عمل اور معنی میں لَیْسَ کے مشابہ ہوتے ہیں۔ یہ بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہا جاتا ہے۔

"مَا" معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتی ہے جیسے مَاهٰذا بَشَرًا۔مَازَيْدٌ قَائمًا۔مَارَجُلٌ حَاضِرًا اور "لَا" صرف نکرہ پر داخل ہوتی ہے جیسے لَارَجُلٌ قَائمًا۔ ماولا کی خبر؛ واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر مؤنث ہونے میں اسم کے مطابق ہوتی ہے۔

قرآن کریم میں مَا کی خبر پر عام طور پر حرف جر "بِ" آتا ہے۔ قرآن کریم سے مَا اور لَا کی مثالیں تلاش کر کے لائیں۔

8- لائے نفی جنس کی خبر

ایسا لَا جو اپنے مفہوم میں داخل تمام افراد سے متعلقہ بات کی نفی کر دے لائے نفی جنس کہلاتا ہے۔ یہ اسم نکرہ پر داخل ہوتا ہے اور اس نکرہ کی مکمل جنس Class سے خبر کی نفی کر دیتا ہے۔

لائے نفی جنس کا اسم؛ منصوب اور اس کی خبر؛ مرفوع ہوتی ہے۔

لَا طَالِبَ حَرِيْصٌ کوئی طالب علم لالچی نہیں۔

لَارَجُلَ غَائِبٌ کوئی بھی آدمی غائب نہیں۔

لَا رَيْبَ فِيْهِ اس میں کوئی شک نہیں۔

لَا مشابہ بِلَيْسَ اور لائے نفی جنس میں فرق معلوم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں جہاں کسی اسم سے پہلے لَا استعمال ہو تو اس اسم کو دیکھیں، اگر اس اسم پر پیش ہو تو یہ لَيْسَ والا لَا ہے اور اگر اس اسم پر زبر ہو تو یہ لائے نفی جنس ہے۔

حاصل شدہ علم پر عمل کرنے سے مزید علم کی توفیق ملتی ہے اور حاصل شدہ علم میں نورانیت پیدا ہوتی ہے۔

مشق نمبر16

مختصر جواب تحریر کریں:

1۔اسمائے مرفوعات کی تعریف لکھیں۔

2۔اسمائے مرفوعات کی کتنی قسمیں ہیں؟

3۔فاعل کی دو قسموں کے نام بتائیں۔

4۔فاعل اور نائب فاعل میں فرق بیان کریں۔

5۔اسمِ ظاہر کسے کہتے ہیں؟

6۔حروفِ مشبہ بالفعل کی اقسام بتائیں۔

7۔حروفِ مشبہ بالفعل کے اسم اور خبر میں مرفوع کیا ہوتا ہے؟

8۔افعالِ ناقصہ کتنے ہیں اور ان کو افعالِ ناقصہ کیوں کہتے ہیں؟

9۔مَا اور لَا کا اسم کس کے مشابہ ہوتا ہے؟

10۔لائے نفی جنس کی تعریف لکھیں۔

11۔اسمِ ضمیر کی تعریف لکھیں۔

12۔اگر حروفِ مشبہ بالفعل کی خبر جار مجرور ہو تو کیا تبدیلی آتی ہے؟

خالی جگہ پر کریں:

1۔مرفوعات ایسے اسماء ہیں جن میں ....کی علامت ہو۔

2۔مرفوعات کی تعداد.............ہوتی ہے۔

3۔کام کرنے والے کو.............کہتے ہیں۔

4۔فاعل کی.............قسمیں ہوتی ہیں۔

5۔ضمیر کا معنی ہوتا ہے.............۔

درست جواب پر نشان لگائیں:

1- اسمائے مرفوعہ یا مرفوعات ایسے اسماء ہیں جن کا اعراب:

حالت رفعی میں ہو   حالت جری میں ہو   حالت نصبی میں ہو

2- وہ اسم جس سے پہلے فعل معروف ہو اور فعل کرنے کی نسبت اس اسم کی طرف ہو:

اسم فاعل   اسم مفعول   فاعل

3-وہ اسم جو لفظوں میں ظاہری طور پر لکھا ہوا نظر نہ آرہا ہو:

اسم ظاہر   اسم ضمیر مستتر   اسم فاعل

4-ضمیر کا معنیٰ:

ظاہر   سیدھا   چھپا ہوا

5-اگر نائب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل کا صیغہ ہمیشہ:

مذکر ہوگا   مؤنث ہوگا   واحد ہوگا

6-مبتدا وہ اسم ہوتا ہے جس پر کوئی لفظی عامل:

نہیں ہوتا   ہوتا ہے   چھپا ہوا ہوتا ہے

7-حروف مشبہہ بالفعل کی خبر ہوتی ہے:

مرفوع   منصوب   مجرور

8-فعل ہونے کے باجود ان کا فاعل نہیں ہوتا بلکہ ان کا اسم ہوتا ہے:

اسمائے افعال   حروف عاملہ   افعال ناقصہ

9-یہ دونوں حروف؛ عمل اور معنیٰ میں "لَیْسَ" کے مشابہ ہوتے ہیں:

لا اور ل   ما اور فا   ما اور لا

10- ایسا "لا" جو اپنے مفہوم میں داخل تمام افراد سے متعلقہ بات کی نفی کر دے:

لائے نفی جنس   لائے نفی   لائے نہی

درج ذیل آیات کا ترجمہ وترکیب کریں۔ مرفوعات کی پہچان کریں۔

قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ	اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ
قَالَ رَجُلٰنِ	قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ
اِقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ	اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ
لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ
ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ	كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ
سُيِّرَتِ الْجِبَالُ	كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ
زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا	اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ
اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ	مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ
اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ	اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ
شَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ	وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ
لٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ	لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ
لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ	كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ
كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ	كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا
اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا	ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا
اَتٰٓى اَمْرُ اللّٰهِ	فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ
مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا	لَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ
لَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى	اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ
جَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ	مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
اِنِّيْ خَالِقٌ	لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ

منصوبات

وہ اسماء جن میں نصب کی علامت ہو یا ان کا اعراب حالتِ نصبی والا ہو؛ منصوبات کہلاتے ہیں۔ اسمائے منصوبہ بارہ ہیں:

مفعول بہ	مفعول مطلق	مفعول لہ	مفعول فیہ
مفعول معہ	حال	تمیز	مستثنیٰ
افعال ناقصہ کی خبر	مَا اور لَا کی خبر	حروف مشبہ بالفعل کا اسم	لائے نفی جنس کا اسم

- پہلے پانچ کو مفاعیلِ خمسہ بھی کہتے ہیں۔

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
صِبْغٍ	سالن	تَتْرًا	مسلسل	غَمْرَةٍ	غفلت
سٰمِرًا	افسانہ گوئی	هَمَزٰتِ	وسوسے	كَالِحُوْنَ	بد شکل
عَآدِّيْنَ	گنتی کرنے والے	جَلْدَةٍ	کوڑے	اِفْكٌ	بہتان
بَعُوْلَةٌ	شوہر	فَتَيٰتٌ	باندیاں	اَلْبِغَاءِ	بدکاری
تَحَصُّنًا	پاکدامنی	مِشْكٰوةٍ	طاق	اَلْمِصْبَاحُ	چراغ
زُجَاجَةٌ	شیشہ	كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ	روشن ستارہ	زَيْتِ	تیل
قِيْعَةٌ	میدان	ظَمْاٰنُ	پیاسا	لُجِّيٍّ	گہرا
وَدْقَ	بارش	سَنَا	چمک	حُلُمَ	حدِ بلوغ
اَعْرَجَ	لنگڑا	اَخْوَالِ	ماموں	لِوَاذًا	نظر بچا کر
ثُبُوْرًا	موت / ہلاکت	بُوْرًا	برباد	هَبَآءً مَّنْثُوْرًا	پراگندہ ریت

1- مفعول بہ

وہ مفعول جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ اردو میں اسے صرف مفعول بھی کہتے ہیں۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا اللہ تعالیٰ نے مثال بیان فرمائی۔

مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ ہم فرشتوں کو حق کے ساتھ ہی اتارتے ہیں۔

2- مفعول مطلق

کبھی کبھی جو فعل جملے میں استعمال کیا گیا ہو، اسی فعل کا مصدر بعد میں حالتِ نصب میں لایا جاتا ہے جس سے اس فعل کی تاکید، نوع یا عدد بیان کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اسے مفعول مطلق کہتے ہیں۔

رَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا قرآن کریم کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کریں۔

اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا جب زمین خوب ہلائی جائے گی۔

3- مفعول لہ

فعل کا سبب بیان کرنے کے لیے کوئی مصدر لایا جائے تو اسے مفعول لہ کہتے ہیں۔

ضَرَبَ الْاُسْتَاذُ الطَّالِبَ تَاْدِيْبًا استاذ نے شاگرد کو ادب سکھانے کے لیے سزا دی۔

4- مفعول فیہ

وہ اسمِ منصوب جو کسی کام کے ہونے کا وقت یا جگہ بتائے۔ اسے ظرف بھی کہتے ہیں۔

ظرف کی دو قسمیں ہیں:

i- ظرف زمان

وہ اسم جو کام کے وقت کو بتائے، ظرفِ زمان کہلاتا ہے۔

صُمْتُ نَهَارًا میں نے دن کو روزہ رکھا۔

ذَهَبَ خَالِدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خالد جمعہ کے دن گیا۔

ii- ظرف مکان

وہ اسم جو کام کی جگہ کو بتائے، ظرفِ مکان کہلاتا ہے۔

يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ -وہ درخت کے نیچے آپ کی بیعت کر رہے تھے۔

مَشِيْتُ مِيْلًا -میں ایک میل چلا۔

5- مفعول معہ

وہ اسم جو اس واؤ کے بعد آئے جو مع کے معنی میں ہو اور اس ذات کو بتائے جو کسی کی معیت میں ہونے والے کام میں شریک ہو۔ جَاءَ الْاَمِيْرُ وَالْجَيْشَ -امیر آیا لشکر سمیت۔

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
اَلرَّسِّ	کنواں	سُبَاتًا	آرام کا سبب	عَذْبٌ	میٹھا
فُرَاتٌ	پیاس بجھانے والا	اُجَاجٌ	تیز / کڑوا	بَرْزَخٌ	پردہ / آڑ
صِهْرًا	سسرال	غَرَامًا	پوری تباہی	قَوَامًا	معتدل
لِزَامًا	چپکنے والا	وَلِيْدًا	بچپن / لڑکا	شِرْذِمَةٌ	ٹولی
حَمِيْمٌ	دلسوزی کرنے والا	طَارِدٌ	دور کرنے والا	مَشْحُوْنَ	بھری ہوئی
رِيْعٍ	اونچی جگہ	اَلْقَالِيْنَ	نفرت کرنے والے	اَجْرٌ	بدلہ
جَآنٌّ	سانپ	مَنْطِقَ	بولی	وَادِ النَّمْلِ	چیونٹیوں کی وادی
ضَاحِكًا	ہنستے ہوئے	عِفْرِيْتٌ	قوی ہیکل	لُجَّةً	گہرا پانی
قَوَارِيْرَ	شیشے	تِلْقَآءَ	طرف	جَذْوَةٍ	چنگاری
بُقْعَةٌ	مقام	ثَاوِيًا	رہنے والا	مَعَادٍ	واپس جانے کی جگہ
اَلْعَنْكَبُوْتِ	مکڑی	رَوْضَةٌ	باغ	غَيْثٌ	بارش

6- حال

وہ اسم منصوب جو کسی فاعل، مفعول بہ یا مبتدا وغیرہ کی حالت کو بیان کرے۔ یعنی یہ بتائے کہ جب کام ہوا تو فلاں شخص یا چیز اس حالت میں تھی۔ جس کی حالت بیان کی جا رہی ہو اسے ذوالحال کہتے ہیں۔

شَرِبْتُ اللَّبَنَ جَالِسًا میں نے دودھ بیٹھ کر پیا۔

جَاءَ الْاُسْتَاذُ رَاكِبًا استاذ صاحب سوار ہو کر آئے۔

رَاَيْتُ الْوَلَدَ نَائِمًا میں نے بچے کو سوتے ہوئے دیکھا۔

7- تمیز

وہ اسمِ نکرہ جو کسی غیر واضح اور غیر معین چیز میں پائے جانے والے ابہام کو دور کر دے، تمیز کہلاتا ہے۔

اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا گیارہ ستارے - اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا بارہ مہینے

جس چیز کا ابہام دور ہو رہا ہو، اسے ممیز کہتے ہیں۔ اوپر والی مثالوں میں اَحَدَ عَشَرَ اور اِثْنَا عَشَرَ ممیز ہیں۔

8- مستثنیٰ

وہ اسم جسے حرفِ استثنا کے بعد ذکر کیا جائے، مستثنیٰ کہلاتا ہے۔ استثنیٰ Exception کا مطلب ہے کسی کو دوسروں سے الگ کرنا۔ مثلاً: فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ہم نے اسے اور اس کے اہل خانہ کو بچا لیا ما سوائے اس کی بیوی کے۔

جس حرف سے استثنیٰ کیا جائے اسے حرفِ استثنیٰ، جس کو الگ کیا جائے اسے مستثنیٰ اور جس سے الگ کیا جائے اسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں۔

استثنیٰ کے لیے زیادہ تر یہ پانچ کلمات استعمال ہوتے ہیں: اِلَّا ، غَيْرَ ، سِوٰى ، خَلَا ، عَدَا

اگر مستثنیٰ لفظِ غَيْرَ ، سِوٰى ، سِوَاءَ ، خَلَا ، عَدَا اور حَاشَا کے بعد آئے تو مستثنیٰ کو مجرور پڑھتے ہیں، جیسے:

جَاءَنِي الطُّلَّابُ غَيْرَ نَاصِرٍ - جَاءَنِي الطُّلَّابُ سِوٰى نَاصِرٍ - جَاءَنِي الطُّلَّابُ سِوَاءَ نَاصِرٍ

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
جَوْفٍ	پیٹ / سینہ	حَنَاجِرَ	نرخرے / گلے	سَرَاحًا	رخصت کرنا
تَبَرُّجَ	بناؤ سنگھار	وَطَرًا	حاجت	جَلَابِيْبِ	چادریں
مُمَزَّقٍ	ریزہ ریزہ	سٰبِغٰتٍ	زرہیں	جِفَانٍ	تھال
قُدُوْرٍ	دیگیں	رّٰسِيٰتٍ	ایک جگہ رکھی ہوئی	مِنْسَاَةٌ	عصا
خَمْطٍ	بدمزہ	اَثْلٍ	جھاؤ	سِدْرٍ	بیری
اَشْيَاعِ	گروہ	اَجْنِحَةٌ	پر [واحد جناح]	قِطْمِيْرٍ	گٹھلی کا چھلکا
اَلْحَرُوْرُ	دھوپ	غَرَابِيْبُ	گہرے	سُوْدٌ	سیاہ
لُغُوْبٍ	تھکان	اَجْدَاثِ	قبریں	رَمِيْمٍ	بوسیدہ

قرآنی اسلوب؛ ایک ہی جملے میں دو سوال

قرآن کریم میں کئی مرتبہ دو سوال ایک ساتھ کیے جاتے ہیں۔ عام طور پر ان میں سے پہلے سوال کے شروع میں ہمزہ "اَ" اور دوسرے سوال کے شروع میں "اَمْ" آتا ہے۔ ان کا ترجمہ "کیا، یا اور آیا" کے ساتھ ہو سکتا ہے۔

ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ — کیا تم زیادہ علم والے ہو یا اللہ تعالیٰ؟

ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ — کیا بہت سے جدا جدا معبود بہتر ہیں یا ایک اللہ تعالیٰ بہتر ہے؟

اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ — کیا ضیافت کے اعتبار سے یہ چیز بہتر ہے یا زقوم کا درخت؟

اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ — کیا تم ہمارے پاس حق بات لے کر آئے ہو یا مذاق کر رہے ہو؟

آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ — کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کی اجازت دی تھی یا تم اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھ رہے ہو؟

9- حروف مشبہہ بالفعل کا اسم

اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ

اِنَّ اللّٰہَ قَدِیْرٌ

10- افعالِ ناقصہ کی خبر

کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا

کَانَ الرَّجُلُ نَائِمًا

11- ماولا مشابہ بلیس کی خبر

لَا رَجُلٌ قَائِمًا

ما ھٰذا بشرًا

12- لائے نفی جنس کا اسم

لَا رَجُلَ حَاضِرٌ

لَا طَالِبَ غَائِبٌ

ان چاروں پر تفصیلی بات مرفوعات میں ہو چکی ہے۔

قرآنی اسلوب؛"اَلْیَوْمَ" کے معنیٰ

"اَلْیَوْمَ" کے معنی ہیں: آج کے دن، اس دن۔ قرآن کریم میں یہ لفظ عموماً قیامت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاھِھِمْ اس دن ہم ان کے منہ پر مہر لگادیں گے۔

لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ آج کے دن کوئی ظلم نہیں ہو گا۔

وَ امْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّھَا الْمُجْرِمُوْنَ اور اے مجرمو! تم تو آج الگ ہو جاؤ۔

مجرورات

وہ اسماء جن میں جر کی علامت موجود ہو، اسمائے مجرور کہلاتے ہیں۔ مجرورات صرف دو ہیں:

1- جس پر حرفِ جر داخل ہو 2- مضاف الیہ

1- مجرور بہ حرفِ جر

وہ اسم جس سے پہلے حرفِ جر ہو۔ حروفِ جر سترہ ہیں، ہم ایک شعر میں انہیں یاد کر چکے ہیں:

بَاء وتَاء وكَاف ولَام ووَاو مُنْذُ ومُذْ خَلَا

رُبَّ حَاشَا مِنْ عَدَا فِيْ عَنْ عَلٰى حَتّٰى اِلٰى

2- مجرور بہ اضافت

وہ اسم جو مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہو، اسے مجرور بہ اضافت کہتے ہیں۔

يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ كِتٰبِ مجرور بہ حرفِ جر- لفظ اللّٰهِ مجرور باضافت

- الحمد للہ، اسم کی تفصیلات مکمل ہوئیں۔

قرآنی اسلوب؛ "يَوْمَئِذٍ" کے معنٰی

يَوْمَئِذٍ- اس دن۔ قرآن کریم میں یہ لفظ بہت زیادہ استعمال ہوا ہے اور عام طور پر قیامت کے دن کی مختلف کیفیات کا اظہار اس لفظ کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ اس کا ترجمہ عام طور پر مستقبل کے معنوں میں کیا جاتا ہے۔

وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ	اور اس دن ہم جہنم کو کفار کے سامنے پیش کر دیں گے۔
فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ	الغرض آج کے دن عذاب میں وہ سبھی شریک ہوں گے۔
لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ	اس دن ان مجرموں کے لیے کوئی خوشی کی بات نہیں ہو گی۔
فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ	تو اس دن ان میں کوئی رشتے ناتے باقی نہ رہیں گے۔
يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	اس دن کافر خواہش کریں گے۔

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
زَجْرًا	ڈانٹنا	لَازِبٍ	چپکتی ہوئی	غَوْلٌ	سر چکرانا
يَقْطِيْنٍ	کدو کی بیل	اَوْتَادَ	میخیں / کیل	مَنَاصٍ	خلاصی
اِخْتِلَاقٌ	گھڑی ہوئی	نَعْجَةٌ	دنبی	خُلَطَآءِ	ساتھی [جمع]
اَلْجِيَادِ	عمدہ	رُخَاءً	نرم	غَوَّاصٍ	غوطہ خور
ضِغْثًا	گٹھا	نَفَادٍ	ختم ہونا	غَسَّاقٌ	پیپ
مُقْتَحِمٌ	گھسنے والی	سِخْرِيًّا	ہنسی میں اڑانا	حُطَامًا	ریزہ ریزہ
زُمَرًا	ٹولی / گروہ	خَزَنَةٌ	چوکیدار	حَآفِّيْنَ	حلقہ باندھے ہوئے
بَيْضٌ	انڈے	اَلتَّلَاقُ	ملاقات	اٰزِفَةٌ	قریب آنے والی
سَلٰسِلَ	زنجیریں	دُخَانٌ	دھواں	صَرْصَرًا	تند و تیز
اَكْمَامِ	غلاف	دَاحِضَةٌ	باطل	جَوَارِ	چلنے والے جہاز
اَلْاَعْلَامِ	اونچے پہاڑ	رَوَاكِدَ	تھمے ہوئے	عَقِيْمًا	بانجھ
اُمُّ الْكِتٰبِ	اصل کتاب	بَطْشًا	سخت پکڑ	سَقْفٍ	چھت
اَكْوَابٌ	آبخورے / جام	مُبْرِمُوْنَ	مقرر کرنے والے	مُعَلَّمٌ	سکھایا ہوا
رَهْوًا	خشک	غَلْيٌ	جوش مارنا	دَهْرٍ	زمانہ / گردش
جَاثِيَةٌ	گھٹنوں کے بل	بِدْعًا	انوکھا	اَحْقَافَ	ریگستان
فِدَآءً	فدیہ لے کر چھوڑنا	اٰنِفًا	ابھی ابھی	ظَآنِّيْنَ	گمان کرنے والے
اَلْحَمِيَّةَ	عار / ضد	مُحَلِّقِيْنَ	منڈوانے والے	مُقَصِّرِيْنَ	کم کروانے والے
شَطْءٌ	کونپل	مَرِيْجٍ	الجھن میں ڈالنے والا	فُرُوْجٍ	شگاف [جمع]

مشق نمبر17

مختصر جواب تحریر کریں:

1۔اسمائے منصوبات کی تعریف لکھیں۔

2۔اسمائے منصوبات کی اقسام کتنی ہیں؟

3۔پہلے پانچ اسمائے منصوبات کو کیا کہتے ہیں؟

4۔مفعول مطلق کی تعریف لکھیں۔

5۔مفعول فیہ کا دوسرا نام بتائیں۔

6۔تمیز کو مثال سے واضح کریں۔

7۔حروفِ مشبہ بالفعل کی تعریف لکھیں۔

8۔مجرورات کی اقسام بتائیں۔

9۔ظرف زمان کی تعریف لکھیں۔

10۔لائے نفی جنس کس کو رفع اور کس کو نصب دیتا ہے؟

11۔مجرور بہ اضافت کی تعریف لکھیں۔

12۔وہ حرف جسے استثناء کے بعد ذکر کیا جائے اسے کیا کہتے ہیں؟مثال بھی دیں۔

خالی جگہ پر کریں:

1۔وہ اسماء جن میں نصب کی علامت ہو............. کہلاتے ہیں۔

2۔اسمائے منصوبات کی تعداد.............ہے۔

3۔فعل کا سبب بیان کرنے کے لیے کوئی مصدر لایا جائے تو اسے.............کہتے ہیں۔

4۔حروفِ جر کی تعداد.............ہے۔

5۔وہ اسماء جن میں جر کی علامت ہو............. کہلاتے ہیں۔

درست جواب پر نشان لگائیں:

1-اسمائے منصوبہ ہیں:

18 11 12

2- مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول معہ اور مفعول فیہ کہلاتے ہیں:

اسم علم اسم منقوص مفاعیل خمسہ

3- کبھی کبھی جو فعل جملے میں استعمال کیا گیا ہو، اسی فعل کا مصدر بعد میں حالت نصبی میں لایا جاتا ہے اسے کہتے ہیں:

مفعول فیہ مفعول بہ مفعول مطلق

4-مفعول فیہ کا دوسرا نام ہے:

ظرف تمییز منصوب

5- وہ اسم منصوب جو فاعل، مفعول بہ یا مبتدا وغیرہ کی حالت کو بیان کرے:

مفعول معہ تمییز حال

6- کسی کو دوسروں سے الگ کرنے والا حرف:

ظرف مکان ظرف زمان حرفِ استثنٰی

7- وہ اسم نکرہ جو کسی غیر واضح اور غیر معین چیز میں پائے جانے والے ابہام کو دور کرے:

تمییز لائے نفی جنس کا اسم استثنٰی

8- جس پر حرف جر داخل ہو یا وہ مضاف الیہ ہو، وہ ہوتا ہے:

مجرور منصوب مرفوع

9- حروف جر ہیں:

19 15 17

10-وہ اسم جو مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہو:

مجرور بہ حرف جر مجرور بہ اضافت اسم معرفہ

درج ذیل آیات کا ترجمہ وترکیب کریں۔ منصوبات اور مجرورات کی پہچان کریں۔

يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ [خشية: مفعول لہ]

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ [ابتغاء: مفعول لہ]

فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ [شرکاء کم: مفعول معہ]

فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ [من: مفعول معہ]

بَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا [فوقکم: مفعول فیہ]

سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا [غدا: مفعول فیہ]

اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا [لیلا: مفعول فیہ]

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا [ابدا: مفعول فیہ]

عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا

تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا

اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا

سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا

لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا

وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا

رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا

اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا

فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا

قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا

لٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا

يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ

فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا

تَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ

يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ

فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ

فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ

فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

لَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ

لَا شَرِيْكَ لَهٗ

اِتَّقُوا اللّٰهَ

لَا رَيْبَ فِيْهِ

فعل The Verb

وہ کلمہ جو اپنا معنی خود بتائے اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ فعل کی تقسیم کئی اعتبار سے کی جاتی ہے۔

1- زمانے کے اعتبار سے فعل کی تقسیم

فعل ماضی، فعل مضارع اور فعل امر۔ ہم یہ بھی پڑھ چکے ہیں کہ فعل نہی؛ فعل امر میں ہی شمار ہوتا ہے۔

2- مفعول بہ کے اعتبار سے فعل کی تقسیم:

فاعل Subject کے بغیر تو فعل کا تصور ہی نہیں البتہ مفعول بہ Object کبھی آتا ہے کبھی نہیں۔ اس لحاظ سے فعل کی دو اقسام ہیں:

i- فعل لازم

وہ فعل جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے یعنی اس کا اثر صرف فاعل تک محدود رہے۔ وہ فعل جو صرف فاعل کے ساتھ جملہ مکمل کر دے۔ جَاءَ رَجُلٌ

ii- فعل متعدی

وہ فعل جس کا اثر فاعل سے آگے مفعول بہ تک چلا جائے اور وہ فعل اس مفعول بہ کو نصب دے دے۔ یعنی وہ فعل جس کو پورا کرنے کے لیے فاعل کے علاوہ مفعول بہ کی بھی ضرورت ہو۔ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ

3- نسبت کے اعتبار سے فعل کی تقسیم

نسبت کے اعتبار سے فعل کی دو اقسام ہیں:

i- فعل معروف

وہ فعل جس کا فاعل معلوم ہو۔ وہ فعل جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو۔ مثلاً:

جَاءَ رَجُلٌ - ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا

ii- فعل مجہول

وہ فعل جس کا فاعل معلوم نہ ہو۔ وہ فعل جس کی نسبت فاعل کے بجائے نائب فاعل کی طرف ہو۔ مثلاً:

خُلِقَ الْاِنْسَانُ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ

4- اعراب وبناء کے اعتبار سے فعل کی تقسیم

اعراب وبناء کے لحاظ سے فعل کی دو اقسام ہیں:

i- فعل معرب

وہ فعل جس کا آخر عوامل کی تبدیلی کی وجہ سے تبدیل ہو جائے۔ مثلاً:

یَدْخُلُ سے لَنْ یَّدْخُلَ تَعْلَمُ سے لَمْ تَعْلَمْ

ii- فعل مبنی

وہ فعل جس کا آخر؛ عوامل کی تبدیلی سے تبدیل نہ ہو بلکہ ایک ہی حالت پر برقرار رہے۔ مثلاً:

یَدْخُلْنَ سے لَنْ یَّدْخُلْنَ یَعْلَمْنَ سے لَمْ یَعْلَمْنَ

فعل ماضی اور فعل امر حاضر معروف ہمیشہ مبنی ہوتے ہیں۔ فعل مضارع معرب ہوتا ہے لیکن اس کے دو صیغے مبنی ہوتے ہیں: جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر۔ اس کے علاوہ جس مضارع کے آخر میں نون تاکید ہو وہ بھی مبنی ہوتا ہے۔

اگر کسی لفظ کے شروع میں م پر پیش ہو اور آخری سے پہلے حرف کے نیچے زیر ہو تو یہ عام طور پر اسم فاعل یعنی "کرنے والا" کا معنی دیتا ہے۔ مُسْلِمٌ اسلام لانے والا مُشْرِكٌ شرک کرنے والا مُجْرِمٌ جرم کرنے والا مُكَذِّبٌ جھٹلانے والا مُخْلِصٌ اخلاص سے کام کرنے والا مُعَلِّمٌ سکھانے والا مُهَاجِرٌ ہجرت کرنے والا

اگر کسی لفظ کے شروع میں م پر پیش ہو اور آخری سے پہلے حرف کے نیچے زبر ہو تو یہ عام طور پر اسم مفعول یعنی "کیا ہوا، جس پر کوئی کام کیا جائے" کا معنی دیتا ہے۔ مُحَمَّدٌ جس کی تعریف کی جائے مُعَلَّمٌ جسے سکھایا جائے مُحْضَرٌ جسے حاضر کیا جائے مُحَرَّمٌ جسے حرمت دی جائے مُرْسَلٌ جس کو بھیجا جائے

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
حَبْلِ الْوَرِيْدِ	شہ رگ	عَتِيْدٌ	تیار	سَكْرَةُ	جاں کنی
اَلذّٰرِيٰتِ	بکھیرنے والیاں	صَرَّةٍ	حیرت	رَقٍّ	ملائم کاغذ
اَلْمَسْجُوْرِ	موجزن	مَوْرًا	تھرتھرانا	رَهِيْنٌ	گرفتار
ذُوْ مِرَّةٍ	طاقت والا	ضِيْزٰى	بے ڈھنگی	تَسْمِيَةَ	نام رکھنا
مَبْلَغٌ	پہنچ	اَجِنَّةٌ	بچے [واحد جنین]	نَشْاَةٌ	پیدائش
مُزْدَجَرٌ	کافی ڈانٹ	نُكُرٍ	ان دیکھی	مُنْهَمِرٍ	بکثرت برسایا ہوا
دُسُرٍ	میخیں	مُدَّكِرٌ	نصیحت لینے والا	اَعْجَازُ	ڈالیاں
مُنْقَعِرٍ	کٹی ہوئی	سُعُرٍ	بے عقلی	هَشِيْمِ	چورہ چورہ
اَلْمُحْتَظِرِ	سوکھی باڑ	اَمَرِّ	بہت کڑوی	مُقْتَدِرٍ	قدرت والا
حُسْبَانٍ	حساب سے	اَلْاَنَامِ	خلقت	اَلرَّيْحَانُ	خوشبودار غذا
آلَآءِ	نعمتیں	اَلْمَرْجَانُ	مونگے	اَلْمُنْشَئٰتُ	اونچی کشتیاں
اَقْطَارِ	کنارے	شُوَاظٌ	شعلے	نُحَاسٌ	پگھلا ہوا تانبا
بَطَآئِنُ	اندر کا حصہ	اِسْتَبْرَقٍ	دبیز ریشمی کپڑا	دَانٍ	قریب
رَفْرَفٍ	باریک ریشمی کپڑا	خُضْرٍ	سبز	عَبْقَرِيٍّ	قالین
خَافِضَةٌ	جھکانے والی	رَجًّا	جھٹکا دینا	بَسًّا	ریزہ ریزہ کرکے
مُنْبَثًّا	پراگندہ	ثُلَّةٌ	بڑی تعداد	اَلْمَشْئَمَةِ	بائیں طرف
اَبَارِيْقَ	آفتابے	مَخْضُوْدٍ	بغیر کانٹوں والی	طَلْحٍ	کیلے
مَنْضُوْدٍ	تہہ بہ تہہ	مَسْكُوْبٍ	بہتا ہوا	اَبْكَارًا	کنواریاں

مشق نمبر 18

مختصر جواب تحریر کریں:

1۔زمانے کے اعتبار سے فعل کی کتنی قسمیں ہیں؟

2۔مفعول بہ کے اعتبار سے فعل کی کتنی قسمیں ہیں؟

3۔ فعل متعدی اور فعل مجہول کی تعریف لکھیں۔

4۔اعراب کے اعتبار سے فعل کی کتنی قسمیں ہیں؟

5۔وہ فعل جس کا آخر کسی عامل کی تبدیلی سے تبدیل نہ ہو اسے کیا کہتے ہیں؟

6۔وہ فعل جو فاعل پر پورا ہو جائے، اسے مفعول کی ضرورت نہ ہو اسے کیا کہتے ہیں؟

خالی جگہ پر کریں:

1۔نسبت کے اعتبار سے فعل کی.............اقسام ہیں۔

2۔اعراب وبنا کے لحاظ سے فعل کی.............قسمیں ہیں۔

درست جواب پر نشان لگائیں:

1- وہ کلمہ جو اپنا معنی خود بتائے اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے:

مفعول لہ مفعول بہ فعل

2- فعل ماضی، فعل مضارع اور فعل امر اقسام ہیں:

وسعت کے لحاظ سے زمانے کے لحاظ سے نسبت کے لحاظ سے

3- فعل نہی شمار ہوتا ہے:

فعل امر میں فعل نفی میں فعل استمراری میں

4- مفعول بہ کے اعتبار سے فعل کی قسمیں ہیں:

6 4 2

5- فعل لازم پورا ہو جاتا ہے:

فاعل مفعول پر　　فاعل پر　　مفعول بہ پر

6-نسبت کے اعتبار سے فعل کی اقسام ہیں:

2　　4　　1

7- اعراب وبناء کے اعتبار سے فعل کی تقسیم:

معرب اور مبنی　　معرفہ اور نکرہ　　منفی اور نہی

8- فعل معرب:

يَدْخُلُ　　عَلِمَ　　تَنْصُرْنَ

9- ہمیشہ مبنی ہوتے ہیں:

فعل مضارع　　فعل جحد بلم　　فعل ماضی اور فعل امر حاضر معروف

درج ذیل آیات کا ترجمہ وترکیب کریں۔ افعالِ ماضی و مضارع، معرب و مبنی، امر و نہی، معروف و مجہول اور لازم و متعدی کی پہچان کریں۔

مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ	ذَهَبَ الْخَوْفُ
رَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ	يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ
لَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ	لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا
لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ	لَمْ يُوْلَدْ
ضُرِبَ مَثَلٌ	نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ
قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ	لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ
يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ	رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا	تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ
يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ	يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ
اِرْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ	يُنَادُوْنَهُمْ
لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ	يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ
جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ	فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ	اِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَ اسْجُدُوْا	وَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ
وَ افْعَلُوا الْخَيْرَ	جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ
يُبَايِعْنَكَ	لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا
لَا يَسْرِقْنَ	لَا يَزْنِيْنَ
لَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ	لَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ
لَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ	فَبَايِعْهُنَّ
وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ	لَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا
خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَيٰوةَ	ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ [فعل امر]
زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ	اُلْقُوْا فِيْهَا
فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ	يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ
اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ	اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ
اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا	جَمَعَ مَالًا
تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا	مَآ اُمِرُوْا
اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا	لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ
وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ	لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ

حروف

حرف؛ کلمہ کی تین قسموں میں سے آخری قسم ہے۔ حرف اگرچہ با معنی لفظ ہوتا ہے لیکن اس کے معنی اور مفہوم کی وضاحت کے لیے اسے اسم اور فعل سے ملانا ضروری ہوتا ہے۔

حروف کی خصوصیات

- تمام حروف مبنی ہوتے ہیں۔
- حروف کی گردانیں اور صیغے نہیں ہوتے۔
- حروف میں اسم کی طرح معرفہ اور نکرہ نہیں ہوتا۔
- حروف میں کچھ اسم کے اعراب پر اثر انداز ہوتے ہیں اور کچھ فعل پر۔
- حروف جملوں کے شروع میں بھی آتے ہیں اور درمیان میں بھی۔

حروف کی اقسام

حروف کی دو قسمیں ہیں: عاملہ اور غیر عاملہ

حروف عاملہ اسم اور فعل کے اعراب میں تبدیلی کا سبب بنتے ہیں جبکہ غیر عاملہ حروف اگر اسم اور فعل سے پہلے آئیں تو ان کے اعراب میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی یعنی ان کے آخری حرف کی حرکت نہیں بدلتی۔

قرآنی اسلوب؛أُولَٰٓئِكَ کے بعد هُمْ ضمیر

قرآن کریم میں "أُولَٰٓئِكَ" کے بعد "هُمْ" ضمیر ہو تو اسے ضمیر فصل کہا جاتا ہے، اس سے جملے میں تاکید کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ "أُولَٰٓئِكَ هُمْ" کا معنی ہو گا: یہی لوگ، دراصل یہی لوگ، درحقیقت یہی لوگ۔

أُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ یہی لوگ کامل فلاح پانے والے ہیں۔

أُولَٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

أُولَٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ دراصل یہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔

حروفِ عاملہ

وہ حروف جو کسی کلمہ کو رفع، نصب، جر یا جزم دیتے ہیں۔

حروفِ عاملہ کی نو اقسام ہیں:

حروفِ جر | حروف مشبہہ بالفعل | حروفِ ندا | لائے نفی جنس | ماولامشابہ بہ لیس

حروفِ استثنیٰ | واوٗ بمعنیٰ مع | حروفِ ناصبہ | حروفِ جازمہ

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
عُرُبًا	پارسا[خاوند پر فدا]	اَتْرَابًا	ہم عمر نوجوان لڑکیاں	اَلْحِنْثِ	گناہ
اَلْهِيْمِ	پیاسا اونٹ	مُغْرَمُوْنَ	جن پر تاوان پڑ جائے	اَلْمُزْنِ	بدلی
اَلْمُقْوِيْنَ	صحرا کے مسافر	رَوْحٌ	راحت	تَصْلِيَةٌ	داخل ہونا
سُوْرٍ	دیوار / اوٹ	قِبَلَ	طرف	اَلْاَمَدُ	مدت
رِعَايَةٌ	نگاہ رکھنا / بجالانا	تَحَاوُرَ	باہم گفتگو	جُنَّةٌ	ڈھال
مَانِعَةٌ	بچانے والی	جَلَاءٌ	جلاوطنی	لِيْنَةٌ	تنہ دار درخت[کھجور]
حَاجَةٌ	خلش / حاجت	خَصَاصَةٌ	محتاجی / ضرورت	رَهْبَةٌ	ڈر
مُهَيْمِنٌ	نگہبان	مَرْصُوْصٌ	سیسہ پلائی	خُشُبٌ	لکڑیاں
مُسَنَّدَةٌ	سہارا دی ہوئی	صَيْحَةٌ	چیخ / آواز	تَغَابُنٌ	ہارجیت
ذُوْ سَعَةٍ	وسعت والا	سٰٓئِحٰتٍ	روزہ رکھنے والیاں	غِلَاظٌ	سخت دل
نَصُوْحًا	خالص	طِبَاقًا	اوپر نیچے	فُطُوْرٍ	شگاف
حَسِيْرٌ	تھکی ہوئی	رُجُوْمًا	پتھر مارنا	سُحْقًا	لعنت

1- حروفِ جر

یہ وہ حروف ہیں جو اسم سے پہلے آئیں تو اسے جر دیتے ہیں یعنی اس اسم کے نیچے زیر آتی ہے۔

بَاء وتَاء وكَاف ولَام ووَاو مُنْذُ ومُذْ خَلَا

رُبَّ حَاشَا مِنْ عَدَا فِيْ عَنْ عَلٰى حَتّٰى اِلٰى

1- ب - کئی معانی کے لیے آتا ہے۔ سے، ساتھ، کے ساتھ، پر، کی مدد سے وغیرہ-بِسْمِ اللّٰهِ شروع اللہ کے نام کے سے۔يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ۔ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

2- ت - حرف قسم، صرف لفظ اللہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا۔

3- ك - تشبیہ اور تمثیل کے لیے۔لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ۔ اس جیسی کوئی چیز نہیں۔

4- ل - کے لیے۔لِلذِّكْرِ- نصیحت کے لیےلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ-اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔

5- و - حرف قسم-وَالْعَصْرِ – قسم ہے زمانے کی

6- مِنْ - من بھی کئی معانی کے لیے آتا ہے، عموماً اس کا معنی لفظ 'سے' سے کیا جاتا ہے۔مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ-مسجد حرام سے۔

7- فِيْ - میں-وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ– تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے۔

8- عَنْ - کے بارے میں-وَلَا تُسْاَلُ عَنْ اَصْحَابِ الْجَحِيْمِ آپ سے اہل جہنم کے بارے میں پوچھ گچھ نہیں ہوگی۔

9- عَلٰى - پراُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ- یہ لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔

10- اِلٰى - کی طرف-اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى - مسجد اقصیٰ کی طرف

11- حَتّٰى - یہاں تک کہ-اَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتّٰى رَأْسِهَا-میں نے مچھلی کھائی یہاں تک کہ اس کا سر بھی کھا گیا۔

حَتّٰی کا قرآن کریم میں استعمال اسماء پر نہیں بلکہ افعال پر ہوا ہے، اور یہ قاعدہ ہے کہ جب فعل مضارع سے پہلے حرف جر آئے تو وہاں حرف "اَنْ" مقدر مانا جاتا ہے، جس کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہو جاتا ہے یعنی اس کے آخر میں زبر آتی ہے۔

حَتّٰی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ - یہاں تک کہ قربانی اپنے مقام پر پہنچ جائے۔

12- مُنْذُ- تب سے-مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَةِ جمعہ کے دن سے

13- مُذْ- تب سے-مُذْ خَمْسَةِ اَیَامٍ پانچ دن سے

منذ اور مذ دونوں، ظرف کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

14، 15، 16- خَلَا، حَاشَا، عَدَا- سوائے[اِلَّا کے معنوں میں]

جَاءَنِی الطُّلَّابُ خَلَا حَامِدٍ - جَاءَنِیْ الطُّلَّابُ حَاشَا حَامِدٍ - جَاءَنِیْ الطُّلَّابُ عَدَا حَامِدٍ

17- رُبَّ- کئی / کچھ / بہت سے / بہت کم[موقع محل اور قرینہ کے اعتبار سے معنی بدلتا ہے]

رُبَّ شَیْءٍ فِیْ مِلْكِ اَحْمَدَ–احمد کی ملکیت میں کافی چیزیں ہیں۔

رُبَّ عَالِمٍ یَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ–بہت کم عالم اپنے علم پر عمل کرتے ہیں۔

- مُنْذُ سے لے کر رُبَّ تک کے چھ حروف جر کا استعمال قرآن کریم میں نہیں ہوا۔
- کوئی بھی حرف اس وقت تک اپنا معنٰی وضاحت سے نہیں بتا سکتا جب تک اسے جملے میں استعمال نہ کیا جائے۔

2- حروف مشبہ بالفعل

وہ حروف جو اسم سے پہلے آ کر اسے نصب دیتے ہیں اور اپنی خبر کو رفع دیتے ہیں۔ یہ چھ حروف ہیں، ان کی تفصیل اور قواعد ہم پڑھ چکے ہیں۔

اِنَّ –بے شک-اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ بے شک اللہ تعالی سخت عذاب دینے والا ہے۔

اَنَّ –کہ-اِعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ۔ جان لو کہ اللہ تعالی سخت عذاب دینے والا ہے۔

کَاَنَّ –جیسے کہ، گویا کہ- کَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ –وہ ایسی ہیں جیسے موتی ہوں۔

لَیْتَ - کاش - یٰلَیْتَ بَیْنِی وَبَیْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ - کاش میرے اور تیرے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہوتا [جتنا مشرق و مغرب کے درمیان ہے]۔

لٰکِنَّ - لیکن - ولٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ - لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت ہے۔

لَعَلَّ - شاید کہ - لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ - شاید کہ قیامت قریب ہی ہو۔

3- حروفِ ندا

یہ حروف پکارنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ جسے پکارا جائے اسے مُنادیٰ کہتے ہیں۔ حروفِ ندا پانچ ہیں:

یَا، اَیَا، ھَیَا، اَیْ، اَ۔ ان میں سب سے زیادہ یَا استعمال ہوتا ہے۔

منادیٰ مفرد ہو تو مرفوع ہوتا ہے یعنی اس پر پیش آتی ہے۔

یٰنُوْحُ اھْبِطْ - اے نوح! اتر جاؤ۔

منادیٰ اگر مضاف ہو تو منصوب ہوتا ہے یعنی اس پر زبر آتی ہے۔

یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا - اے کتاب والو! ادھر آؤ۔

منادیٰ پر الف لام یا تنوین نہیں آتی۔ وجہ یہ ہے کہ حروفِ ندا؛ منادیٰ کو معرفہ کر دیتے ہیں اور تنوین نکرہ کی علامت ہے۔ اسی طرح الف لام معرفہ کی علامت ہے تو دو علاماتِ تعریف اکٹھی نہیں آ سکتیں۔ اگر منادیٰ پر الف لام لگانا ضروری ہو تو حرفِ ندا کے بعد اَیُّھَا [مذکر کے لیے] اور اَیَّتُھَا [مؤنث کے لیے] لگاتے ہیں۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا — اے ایمان والو!

یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ — اے اطمینان والے نفس!

4- لائے نفی جنس

ہم پڑھ چکے ہیں کہ یہ لَا اسم نکرہ پر داخل ہوتا ہے اور اس نکرہ کی مکمل جنس Class سے خبر کی نفی کر دیتا ہے۔ یہ اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔

لَا رَیْبَ فِیْهِ — اس میں کوئی شک نہیں۔ لَا طَالِبَ حَاضِرٌ - کوئی ایک طالب علم بھی حاضر نہیں ہے۔

5- ماولامشابہ بلیس

یہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

مَا هٰذَا بَشَرًا - یہ انسان نہیں ہے۔

لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ - تم پر ڈر نہیں ہے۔

6- حروفِ استثنٰی

بعض حروفِ استثنٰی؛ مستثنٰی کو نصب اور بعض جر دیتے ہیں۔ اگر مستثنٰی لفظِ اِلَّا کے بعد آئے تو عموماً منصوب ہوتا ہے اور غَيْرَ، سِوٰى، سِوَاءَ اور حَاشَا کے بعد آئے تو مستثنٰی کو ہمیشہ مجرور پڑھتے ہیں۔

قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا - رات کو قیام کریں مگر تھوڑا سا

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ - اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین اختیار کرنا چاہے تو اس سے یہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔

7- واؤ بمعنی مع

یہ مفعول معہ والی واؤ ہے۔ متعلقہ اسم کو نصب دیتی ہے۔

لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ - ہم انہیں ضرور جمع کریں گے، شیاطین سمیت۔

آخری چاروں اقسام کے بارے میں ہم گزشتہ اسباق میں پڑھ چکے ہیں۔

- یہ سات قسم کے حروف؛ حروفِ عاملہ دراسم بھی کہلاتے ہیں۔ یعنی یہ ساتوں اقسام صرف اسم کے اعراب میں تبدیلی کرتی ہیں۔ بقیہ دو اقسام فعل مضارع کے اعراب میں تبدیلی لاتی ہیں، انہیں حروفِ عاملہ در فعل مضارع کہا جاتا ہے۔

اپنے تلاوت والے قرآن کریم کے علاوہ؛ ایک قرآن کریم لے لیں اور جن جن الفاظ، مرکبات یا جملوں کا معنٰی آپ کو یاد ہوتا جائے ان کو ہائی لائٹ کرتے رہیں۔

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
ذَلُوْلًا	نرم	مَنَاكِبَ	راستے	مَعِيْنٌ	جاری
حَلَّافٍ	بہت قسمیں کھانے والا	هَمَّازٍ	بہت طعنے دینے والا	مَشَّآءٍ	بہت زیادہ چلنے والا
نَمِيْمٌ	غیبت / چغلی	عُتُلٍّ	بدخو / اجڈ	زَنِيْمٌ	بداصل / حرامی
خُرْطُوْمٍ	سونڈ / ناک	صَرِيْمٌ	جڑ سے کٹا ہوا	سَاقٌ	ساق کی تجلی / پنڈلی
مَكْظُوْمٌ	غم سے بھرا ہوا	اَلْحَآقَّةُ	حق ہونے والی	طَاغِيَةٌ	حد سے گذرنے والی
حُسُوْمًا	جڑ سے کٹی ہوئی	صَرْعٰى	گری ہوئی	رَابِيَةً	بلند چڑھی ہوئی
وَاعِيَةٌ	یاد رکھنے والی	دُكَّةٌ	توڑ پھوڑ	اَرْجَآءِ	کنارے
قُطُوْفٌ	میوے کے گچھے	قَاضِيَةٌ	تمام کرنے والی	ذِرَاعًا	ہاتھ
غِسْلِيْنَ	زخموں کا دھوون	كَاهِنٌ	فال بتانے والا	اَقَاوِيْلَ	بعض باتیں
وَتِيْنٌ	رگِ دل	حٰجِزِيْنَ	بچانے والے	عِهْنٌ	دھنکی ہوئی اون
فَصِيْلَةٌ	کنبہ	نَزَّاعَةٌ	ادھیڑ دینے والی	اَلشَّوٰى	کلیجہ
جَزُوْعًا	گھبرانے والا	مَنُوْعًا	منع کرنے والا	عِزِيْنَ	ٹولی پر ٹولی
وَقَارًا	عظمت / بزرگی	اَطْوَارًا	طرح طرح کے	بِسَاطًا	بچھونا / کشادہ
دَيَّارًا	بسنے والا	تَبَارًا	ہلاک کر دینا	رَهَقًا	بد دماغی
حَرَسًا	چوکیدار	قِدَدًا	الگ الگ	هَرَبًا	بھاگ کر
بَخْسًا	کمی / حق تلفی	قٰسِطُوْنَ	بدراہ لوگ	حَطَبًا	ایندھن
غَدَقًا	وافر / چھلکتا ہوا	صَعَدًا	سخت	لُبَدًا	بھیڑ لگا کر
نَاشِئَةً	رات کو اٹھنا	وَطْئًا	روندنا / کچلنا	سَبْحًا	مشغولیت

8- حروفِ ناصبہ

یہ وہ حروف ہیں جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں۔ ان کی تعداد چار ہے۔

اَنْ، لَنْ، کَیْ، اِذَنْ

- اَنْ – کہ۔ یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ – اللہ تعالی چاہتے ہیں کہ تم پر آسانی فرمائیں۔ اَنْ؛ فعل مضارع کو مصدر کے معنوں میں کر دیتا ہے۔ اسی لیے اسے اَنْ مصدریہ بھی کہتے ہیں۔
- لَنْ–ہر گز نہیں۔ لَنْ نُّشْرِكَ ہم ہر گز شرک نہیں کریں گے۔
- حرفِ لَنْ؛ فعل مضارع کو مستقبل منفی تاکید کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔
- کَیْ– تاکہ۔ کَیْ لَا یَکُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ– تاکہ ایمان والوں پر تنگی نہ ہو۔ یہ بھی فعل مضارع کو مستقبل کے معنوں میں کر دیتا ہے۔
- اِذَنْ–تب۔ اِذَنْ تَنْجَحَ تب تم کامیاب ہوگے۔ حرف اِذَنْ کا استعمال قرآن کریم میں نہیں ہوا۔ ان چاروں حروف کے ساتھ فعل مضارع کی گردانیں آپ علم الصرف میں پڑھیں گے۔ ان شاء اللہ

9- حروفِ جازمہ

یہ وہ حروف ہیں جو فعل مضارع کو مجزوم کرتے ہیں یعنی آخری حرف پر سکون یا جزم لگاتے ہیں۔ یہ چھ ہیں:

لَمْ، لَمَّا، لامِ امر، لائے نہی، اِنْ شرطیہ، اِذْمَا شرطیہ

- لَمْ – نہیں۔ لَمَّا–ابھی تک نہیں۔ یہ دونوں حروف؛ فعل مضارع کو ماضی منفی بنا دیتے ہیں۔
- لَمْ یَلِدْ–اس نے نہیں جنا۔ لَمَّا یَذُوْقُوْا–انہوں نے ابھی تک چکھا نہیں۔

لِ–[لام امر] چاہیے لِیُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ – صاحب وسعت کو اپنے مال میں سے خرچ کرنا چاہیے۔

- لَا–[لا الناھیہ]۔ نہ کرو۔ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ- اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔
- اِنْ–[شرطیہ] اگر اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْکُمْ اگر تم اللہ تعالیٰ [کے دین کی] مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔

- اِذْمَا–[شرطیہ] جب۔اِذْمَا تَتَعَلَّمْ تَتَقَدَّمْ۔پڑھوگے تو آگے بڑھوگے۔

آخری دونوں یعنی اِنْ اور اِذْمَا؛ شرط کے لیے آتے ہیں۔ ان کے بعد دو فعل آتے ہیں اور دونوں مجزوم ہوتے ہیں۔اِذْمَا کا استعمال قرآن کریم میں نہیں ہوا۔

نون وقایہ

وقایہ کا مطلب ہے: بچانے والا۔ بعض جگہ پر واحد متکلم کی ضمیر "ی" سے پہلے ایک اضافی نون لکھا ہوا ہوتا ہے۔ اصل میں تو اس ضمیر سے پہلے کسرہ یعنی زیر آنی چاہیے، لیکن بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں کہ ان پر زیر نہیں آسکتی۔ چونکہ یہ نون اپنے سے پہلے والے حرف کو زیر آنے سے بچاتا ہے، اس لیے اس کو نونِ وقایہ یعنی بچانے والا نون کہتے ہیں۔ آسان الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ اس نون کی وجہ سے اس سے پہلے والا حرف مکسور ہونے سے بچ جاتا ہے۔

بَلَغَنِیَ الْكِبَرُ	مجھے بڑھاپے نے آن لیا ہے۔
هَدٰىنِیْ رَبِّیْ	میرے رب نے مجھے راہ دکھائی ہے۔
عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ	میرے رب نے مجھے سکھایا ہے

حروف مشبہ بالفعل میں سے چار یعنی: اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لٰکِنَّ کے ساتھ واحد متکلم کی ضمیر لگے تو نون وقایہ لگانا یا نہ لگانا دونوں طرح ٹھیک ہے۔لَیْتَ کے ساتھ ہمیشہ نون وقایہ لگتا ہے اور لَعَلَّ کے ساتھ کبھی نہیں لگتا۔

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً	بیشک مَیں زمین میں ایک نائب پیدا کرنے والا ہوں۔
اِنَّنِیْ مَعَكُمَا	بیشک میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔
وَاَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ	اور یہ کہ میں نے تمہیں دنیا جہان پر فضیلت دی تھی۔
لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ	بلکہ میں تو تمام جہانوں کے رب کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں۔
یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّیْۤ اَحَدًا	اے کاش! میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا۔
لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا	تاکہ میں کچھ نیک عمل کرلوں۔

مشق نمبر 19

مختصر جواب تحریر کریں:

1۔ حروف کی خصوصیات بیان کریں۔

2۔ حروف کی اقسام بتائیں۔

3۔ حرفِ ندا کی تعریف لکھیں۔

4۔ حروفِ عاملہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

5۔ حروفِ جار کتنے ہیں؟

6۔ حروفِ مشبہہ بالفعل کی تعداد کتنی ہے؟

7۔ مفعول معہ والی واؤ کس کے معنی میں استعمال ہوتی ہے؟

8۔ حروفِ عاملہ میں سے کتنی اقسام اسم میں تبدیلی لاتی ہیں؟

9۔ وہ دو اقسام جو مضارع میں تبدیلی لاتی ہیں کون کون سی ہیں؟

10۔ حروفِ جازمہ کی تعریف لکھیں۔

11۔ حروفِ ناصبہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟

12۔ حروف لَنْ فعل مضارع میں کیا تبدیلی لاتا ہے؟

13۔ لَمْ اور لَمَّا میں فرق بیان کریں۔

خالی جگہ پر کریں:

1۔ تمام حروف.............ہوتے ہیں۔

2۔ حروف کے.............نہیں ہوتے۔

3۔ حروف کی.............نہیں ہوتیں۔

4۔ حروف کی.............قسمیں ہوتی ہیں۔

5۔ حروف عاملہ کی............. اقسام ہیں۔

6۔ حروف ندا کی تعداد............. ہے۔

درست جواب پر نشان لگائیں:

1۔اسم یا فعل سے ملے بغیر اپنی ذاتی حیثیت میں معنی کے اعتبار سے فائدہ نہیں دیتے:

حروف کلمہ اسمائے افعال

2۔ حروف کے نہیں ہوتے:

صیغے معنی اقسام

3۔ یہاں تک کہ: عربی میں ہوتا ہے:

عَنْ فِيْ حَتّٰی

4۔ اسم سے پہلے آکر اسے نصب دیتے ہیں اور اپنی خبر کو رفع دیتے ہیں:

حروف مشبہہ بالفعل حروف جر حروف غیر عاملہ

5۔ جس کو پکارا جائے اسے کہتے ہیں:

حروف ندا مُنادیٰ مستثنیٰ

6۔ مستثنیٰ عموماً منصوب ہوتا ہے جب وہ آئے:

غَیْرَ کے بعد اِلَّا کے بعد سِوَا کے بعد

7۔ مفعول معہ والی واؤ متعلقہ اسم کو دیتی ہے:

نصب جزم جر

8۔ حروف عاملہ در اسم کی تعداد ہے:

7 5 3

9۔ حروف عاملہ در فعل مضارع کی اقسام ہیں:

4 5 2

درج ذیل آیات کا ترجمہ کریں۔ ان میں موجود حروف کو الگ کر کے لکھیں اور حروفِ عاملہ کی پہچان کریں۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا

اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا

اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ

يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ

يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا

يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ

لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ

لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا

حروفِ غیر عاملہ

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، یہ ایسے حروف ہیں جو کوئی عمل نہیں کرتے۔ کسی اسم یا فعل کو ان کی وجہ سے رفع، نصب، جر یا جزم نہیں ملتی۔ ان کی کئی اقسام ہیں:

1- حروف تنبیہ:

یہ چار حروف ہیں: اَلَا ، ھَا، یَا، اَمَا - یہ چاروں حروف مخاطب کو چوکنا کرنے اور اس سے غفلت دور کرنے کے لیے آتے ہیں۔

اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَآءُ — خبر دار! وہی بے وقوف ہیں۔

ھٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ — ہاں! تم وہی ہونا۔

یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ — ہائے، کاش! میری قوم جان لیتی۔

اَمَا کا استعمال قرآن کریم میں نہیں ہوا۔

اَمَا وَاللّٰہِ لَاَنْصُرَنَّ۔ یقین رکھو، اللہ کی قسم! میں مدد ضرور کروں گا۔

2- حروف ایجاب:

وہ حروف جن کے ذریعے کسی سوال کا جواب دیا جائے۔ یہ پانچ حروف ہیں: نَعَمْ ، بَلٰی، اَجَلْ، اِیْ، جَیْرِ، اِنَّ۔

نَعَمْ پہلی بات کی تصدیق کرتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

ھَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّکُمْ حَقًّا؟ قَالُوْا نَعَمْ - جب دوزخیوں سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم نے اپنے رب کے وعدے کو سچا پایا؟ تو وہ جواب میں کہیں گے: نَعَمْ — جی ہاں۔

بَلٰی منفی کے اثبات کے لیے آتا ہے، جیسے: اَلَسْتُ بِرَبِّکُم؟ قَالُوْا بَلٰی کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا: بَلٰی کیوں نہیں، یعنی: بَلٰی! اَنْتَ رَبُّنَا کیوں نہیں! آپ ہی ہمارے رب ہیں۔

اِیْ: نَعَمْ کی طرح ہے۔ البتہ یہ ہمیشہ قسم کے ساتھ آتا ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ؟ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ- وہ پوچھتے ہیں کیا یہ سچ ہے؟ فرما دیجیے، ہاں! میرے رب کی قسم! یہ بالکل سچ ہے۔

3- حروف تفسیر:

وہ حروف ہیں جو پہلے والی بات کی وضاحت کرتے ہیں۔ یہ دو حروف ہیں: اَیْ و اَنْ

نَادَيْنَاهُ اَنْ يَّا اِبْرَاهِيْمُ یعنی نَادَيْنَاهُ بِلَفْظٍ هُوَ قَوْلُنَا يَا اِبْرَاهِيْمُ

ہم نے اسے پکارا کہ اے ابراہیم!

يَدُهٗ طَوِيْلَةٌ اَیْ هُوَ سَارِقٌ۔ اس کے ہاتھ دور تک پہنچتے ہیں، یعنی وہ چور ہے۔

اَیْ کا استعمال قرآن کریم میں نہیں ہوا۔

4- حرف مصدریہ:

یہ وہ حرف ہے جو جملہ کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے، حروفِ غیر عاملہ کے لحاظ سے یہ ایک ہی حرف ہے: مَا

ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ اَیْ بِرُحْبِهَا

ان پر زمین باوجود اپنی وسعت کے تنگ ہو گئی۔

5- حروف تحضیض:

تحضیض کے معنی ہیں ابھارنا اور رغبت دلانا اور یہ حروف بھی مخاطب کو کسی بات کی رغبت دلانے یا ابھارنے کے لیے آتے ہیں، یہ چار ہیں: اَلَّا ، هَلَّا ، لَوْمَا ، لَوْلَا۔

لَوْ لَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ - تم اللہ تعالیٰ سے استغفار کیوں نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ - اگر تم سچے ہو تو فرشتوں کو ساتھ لے کر کیوں نہیں آتے؟

یہ حروف اگر مضارع پر آئیں، تو اُبھارنا اور رغبت دلانا مقصود ہو گا، جیسے: هَلَّا تُصَلِّیْ؟ تو کیوں نماز نہیں پڑھتا؟ اور اگر یہ حروف ماضی پر داخل ہوں تو ان سے مخاطب کو ندامت دلانا مقصود ہوتا ہے، جیسے: هَلَّا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ! کیا تو نے ابھی تک عصر کی نماز نہیں پڑھی! اس لیے ان کو حروف تندیم بھی کہتے ہیں۔

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
تَبْتِيْلًا	کٹ کر آجانا	اَنْكَالًا	بیڑیاں	ذَا غُصَّةٍ	گلے میں پھنس جانے والا
وَبِيْلًا	بھاری	اَلرُّجْزَ	گندگی	نَاقُوْرَ	صور
قَسْوَرَةٌ	شیر	مَعَاذِيْرَ	بہانے	نَاضِرَةٌ	بارونق
بَاسِرَةٌ	بے رونق / خشک	فَاقِرَةٌ	کمر توڑ دینے والا	اَلتَّرَاقِيَ	ہنسلی
رَاقٍ	دم کرنے والا	سُدًى	بے کار	اَمْشَاجٍ	ملا جلا
مِزَاجٌ	ملونی / فلیور	عَبُوْسًا	اداسی	قَمْطَرِيْرًا	سخت
زَمْهَرِيْرًا	سخت سردی	اٰنِيَةٌ	برتن	قَوَارِيْرًا	شیشے
زَنْجَبِيْلًا	سونٹھ	عُرْفًا	نرمی سے	عَصْفًا	زور سے
اَلْمُلْقِيٰتِ	ڈالنے والے	كِفَاتًا	سمیٹنے والی	شٰمِخٰتٌ	بہت اونچے
شُعَبٍ	شاخیں	لَهَبٍ	شعلہ	شَرَرٍ	چنگاریاں
صُفْرٍ	زرد رنگ	جِمٰلَتٌ	اونٹ	اَلْقَصْرِ	محل

- الحمد للہ ہم نے قرآن کریم میں استعمال ہونے والے اکثر اسماء کے معانی یاد کر لیے ہیں۔ یہ سب اللہ کریم کی توفیق سے ہوا ہے۔
- کتاب الصرف میں دیے گئے افعال کے معانی بھی خوب شوق سے یاد کریں اور ان کی گردانوں پر بھی محنت کریں۔

6- حرف توقع:

یہ ایک ہی حرف قَدْ ہے، یہ حرف فعل ماضی کو ماضی قریب کے معنی میں کر دیتا ہے اور بے شک کے معنی دیتا ہے، جیسے: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ بے شک ایمان والے کامیاب ہوئے۔

یہ عام طور پر فعل مضارع میں تقلیل کے معنی دیتا ہے جیسے: قَدْ یَجِیْءُ خَالِدٌ خالد کبھی کبھی آتا ہے۔ اور کبھی فعل مضارع میں بھی بے شک کے معنی دیتا ہے۔ جیسے: قَدْ یَعْلَمُ اللّٰہُ بے شک اللہ جانتا ہے۔

7- حروف استفہام:

حروف استفہام یعنی ایسے حروف جن کے ذریعے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے اور یہ دو ہیں: هَمْزَہ، هَلْ۔ ہمزہ استفہام وہ حرف ہے جو کسی چیز کے بارے میں سوال کرنے کے لیے جملہ کے شروع میں "ا" یا "ء" کی شکل میں آتا ہے۔ ہمزہ کی طرح هَلْ بھی جملے کے شروع میں آتا ہے۔ جیسے:

هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ - کیا میں تمہیں ایک تجارت کے بارے میں بتاؤں؟

ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ - کیا آپ ہی یوسف [علیہ السلام] ہیں؟

8- حرف ردع:

ڈانٹنے والا حرف؛ یہ کَلَّا ہے اور یہ اکثر انکار و منع کے لیے آتا ہے، جیسے کوئی کہے کَفَرَ حَامِدٌ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کَلَّا ہر گز نہیں۔

قرآن کریم میں ہے کہ جب فرعون بنی اسرائیل کا پیچھا کرتے ہوئے قریب آ پہنچا اور بنی اسرائیل کے آگے سمندر تھا تو انہوں نے کہا: اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ - ہم تو پکڑے گئے!

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ - ہر گز نہیں! میرے ساتھ میرا رب ہے جو ابھی مجھے رستہ دکھا دے گا۔

اور کَلَّا؛ حَقًّا یعنی بے شک کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے: كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ بے شک! عنقریب تم جان لو گے۔

9- تنوین:

یہ کئی طرح کی ہوتی ہے جن میں سے دو یہ ہیں: تنوینِ تَمَکُّنْ جو اسم متمکن پر آتی ہے جیسے: خَالِدٌ

تنوینِ عِوَض: جو کسی کلمہ کے بدلہ میں آئے جیسے: یَومَئِذٍ اور حِیْنَئِذٍ ان کی تنوین کَانَ کَذَا کے عوض میں لائی گئی ہے۔ یَوْمَئِذٍ اصل میں تھا: یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا اور حِیْنَئِذٍ اصل میں تھا: حِیْنَ اِذْ کَانَ کَذَا

کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ- کُلٌّ کی تنوین اَحَدٍ مضاف الیہ کے عوض لائی گئی ہے اس لیے کہ کُلٌّ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے۔ اصل میں ہے: کُلُّ اَحَدٍ

10- نون تاکید:

نون تاکید دو طرح کا ہوتا ہے ثقیلہ اور خفیفہ، یہ فعل مضارع کے آخر میں لگتا ہے جیسے: تَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ -اللہ کی قسم میں تمہارے بتوں کے ساتھ کوئی کارروائی کروں گا۔

کَلَّا لَئِنْ لَمْ یَنْتَہِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَۃِ-اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اسے پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹیں گے۔ لَنَسْفَعًا اصل میں لَنَسْفَعَنْ ہے، لیکن رسم عثمانی میں اسے نون تنوین سے لکھا جاتا ہے۔

11- لامِ مفتوح:

یہ تاکید کے لیے آتا ہے، یہ مبتدا پر بھی آتا ہے اور خبر پر بھی، جیسے:

لَاَجْرُ الْاٰخِرَۃِ خَیْرٌ آخرت کا اجر یقیناً بہت بہتر ہے۔

اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ بیشک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

12- حروف شرط:

دو ہیں۔ اَمّا اور لَوْ۔

فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ چنانچہ جو بدبخت ہوں گے وہ دوزخ میں جائیں گے۔

وَاَمَّا الَّذِینَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّۃِ اور جو لوگ خوش نصیب ہیں وہ جنت میں ہوں گے۔

لَوکَانَ فِیْھِمَا اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا اگر آسمان وزمین میں اللہ تعالیٰ کے سوا اور معبود بھی ہوتے تو

دونوں درہم برہم ہو جاتے۔

13- حروف عطف:

دس ہیں: وَاؤ، فَا، ثُمَّ، حَتّٰی، اِمَّا، اَوْ، اَمْ، لَا، بَلْ، لٰکِنْ۔

وَاؤ	فَا	ثُمَّ	حَتّٰی	اِمَّا
اور	تو/پس	پھر	یہاں تک کہ	یاتو
اَوْ	اَمْ	لَا	بَلْ	لٰکِنْ
یا	یا	نہیں	بلکہ	لیکن

عطف کے معنی ہیں: جوڑنا۔ یہ حروف بھی اپنے بعد والے کلمہ کو اپنے سے پہلے والے کلمہ کے ساتھ جوڑ دیتے ہیں۔ پہلے والے کلمہ کو معطوف علیہ اور بعد میں آنے والے کلمہ کو معطوف کہتے ہیں۔ جو اعراب معطوف علیہ کا ہوتا ہے وہی معطوف کا بھی ہوتا ہے۔ معطوف علیہ متبوع اور معطوف تابع ہوتا ہے۔

14- حروف زیادت:

حروفِ زیادت: وہ حروف ہیں جو ترکیب میں زائد ہوتے ہیں اور ان کے حذف کرنے سے اصل معنی میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہوتی، اور یہ آٹھ حروف ہیں:

اِنْ، اَنْ، مَا، لَا، لَام، مِنْ، کَاف، بَاء۔ [آخری تینوں حروف؛ لفظوں میں عمل کرتے ہیں]

فَلَمَّا اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ - پھر جب خوشخبری دینے والا آیا۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ - اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہی آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] ان کے لیے نرم ہوئے۔

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ - ان کا رستہ جن پر آپ کا غضب ہوا اور نہ گمراہوں کا۔

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ - کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور خالق ہے؟

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ - اس جیسی کوئی چیز نہیں۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ - کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں؟

رَدِفَ لَکُمْ۔ وہ تمہارے پیچھے آرہا ہے۔

یاد رکھیں: کہ حروفِ زائدہ فنی یعنی ترکیب کے اعتبار سے ہوتے ہیں کہ ترکیب میں ان کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہیے کہ یہ حروف حقیقت میں زائدہ ہوتے ہیں۔ نہیں! بلکہ کلام میں حسن پیدا کرنے کے لیے ان کا بہت عمل دخل ہوتا ہے۔ ان کی مزید تفصیلات ہم فصاحت و بلاغت کی کتابوں میں پڑھیں گے۔ ان شاء اللہ۔

قرآنی اسلوب؛ حرفِ جر "مِنْ" کے بعد نکرہ اسم

اگر حرف جر "من" کے بعد بغیر الف لام والا اسم ہو تو عام طور پر اس کا معنی "کوئی بھی" سے کیا جاتا ہے۔

مَآ اٰتٰـھُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ	ان کے پاس آپ سے پہلے کوئی تنبیہ کرنے والا نہیں آیا۔
وَ مَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ	اور اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی بھی کارساز نہیں۔
وَ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ	اور ان ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔
هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ	کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ بھی کوئی خالق ہے؟
فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ	تو پھر اس کے لیے کوئی نور نہیں۔

قرآنی اسلوب؛ نفی کے بعد "اِلَّا"

قرآن کریم میں کئی مقامات پر نفی کے کسی لفظ "مَا یا اِنْ" کے بعد لفظ "اِلَّا" ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ کسی بات کی نفی کو بڑی تاکید کے ساتھ ادا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ	یہ سوائے ایک جادو کے کچھ بھی نہیں۔
مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ	یہ اور کچھ نہیں بس ایک جادو ہے۔

اردو میں اس کا معنیٰ ہوگا: یہ ایک جادو کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ یہ کچھ نہیں سوائے ایک جادو کے۔ یہ تو صرف ایک جادو ہے۔ یہ تو محض ایک جادو ہے۔

توابع

ہم پڑھ چکے ہیں کہ اعرابی اعتبار سے اسم تین حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں ہو گا: مرفوع، منصوب یا مجرور۔ اور ان میں سے ہر ایک حالت کی کوئی خاص وجہ ہوتی ہے۔ مثلاً فاعل ہونا، مبتدا ہونا، مفعول ہونا، مضاف الیہ ہونا وغیرہ۔ اس وجہ کو عامل کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ فلاں عامل کے آنے کی وجہ سے اس اسم پر یہ اعراب آیا ہے۔

لیکن بعض اسماء ایسے ہوتے ہیں جن پر براہِ راست کوئی عامل داخل نہیں ہوتا لیکن وہ اپنے سے پہلے والے کسی اسم کے تابع ہو کر اس کا اعراب لے لیتے ہیں۔ اس بعد والے اسم کو تابع کہتے ہیں اور پہلے والے اسم کو متبوع کہتے ہیں۔ تابع کی جمع ہے: توابع۔ تابع کا معنٰی ہے: پیچھے چلنے والا۔ متبوع کا معنٰی ہے: جس کے پیچھے چلا جائے۔

توابع کی چار مشہور قسمیں ہیں: صفت، تاکید، بدل، عطف بحرف۔

1-صفت

صفت وہ تابع ہے جو اپنے متبوع یعنی اپنے سے پہلے آنے والے اسم کی کوئی خوبی یا خامی بیان کرے۔ صفت کے بارے میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ یہ ہر اعتبار سے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ صفت تابع اور موصوف متبوع ہے۔

قَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مومن آدمی نے کہا۔

فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا تو پاک مٹی سے تیمم کر لو۔

2- تاکید

تاکید وہ تابع ہے جو اپنے متبوع یعنی اپنے سے پہلے آنے والے اسم کے بارے میں کوئی شک یا وہم دور کر دے۔ تاکید تابع ہے اور اس سے پہلے آنے والے اسم کو مؤکد کہتے ہیں۔ تاکید کے لیے کبھی کبھی وہی لفظ دہراتے ہیں اور کبھی کسی اور لفظ کو تاکید کے لیے ذکر کرتے ہیں۔

عام طور پر درج ذیل الفاظ تاکید کے لیے آتے ہیں:

نَفْسٌ	عَيْنٌ	كُلٌّ	اَجْمَعُ	كِلَا [مذکر]	كِلْتَا [مؤنث]
بذاتِ خود		سب کے سب		دونوں بذاتِ خود	

جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا آپ کا پروردگار جلوہ افروز ہوگا اور فرشتے صفیں باندھے آجائیں گے۔

پہلا صَفًّا مؤکد اور دوسرا تاکید ہے۔ پہلا حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور دوسرا تاکید ہونے کی وجہ سے۔

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ چنانچہ سارے کے سارے فرشتوں نے یکبارگی سجدہ کیا۔

اَلْمَلٰٓئِكَةُ فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے، یہ مؤکد ہے اور اس کی تاکید کے لیے دو الفاظ لائے گئے ہیں: كُلُّهُمْ اور اَجْمَعُوْنَ۔ اور یہ دونوں تاکید ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔

عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو سارے نام سکھا دیے۔

دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا زمین ریزہ ریزہ کر دی جائے گی۔

اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ بلاشبہ امر تو سارے کا سارا اللہ ہی کا ہے۔

لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ میں ان سب کو گمراہ کر کے رہوں گا۔

3-بدل

بدل وہ تابع ہے جو اصل مقصود ہوتا ہے، اس کے متبوع یعنی مُبْدَل مِنْهُ کو بطورِ تمہید لایا جاتا ہے۔

قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ ان کے بھائی؛ نوح نے ان سے کہا۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ہمیں سیدھے رستے پر چلا، یعنی ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام فرمایا۔

قَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ موسیٰ نے اپنے بھائی؛ ہارون سے کہا۔

قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا نِّصْفَهٗٓ رات کو قیام کیا کریں، یعنی آدھی رات۔

4-عطف بحرف

وہ تابع جو کسی حرفِ عطف کے واسطے سے اپنے متبوع کے بعد آئے۔ تابع کو عطف اور متبوع کو معطوف علیہ کہتے ہیں۔ حروفِ عطف کی تفصیل گذر چکی ہے۔ کچھ مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ بیشک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

اُسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو۔

يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ وہ تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے۔

اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ میں آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہوں۔

آپ توابع کی مزید تفصیلات ان شاء اللہ بڑی کتابوں میں پڑھیں گے۔

قرآنی اسلوب: مَا كَانَ، مَا يَكُوْنُ کے بعد حرفِ جر "لِ" آجائے تو!

مَا كَانَ، مَا يَكُوْنُ کے بعد والے اسم کے شروع میں اگر "لِ" آجائے تو اس کا معنی کچھ یوں کیا جاتا ہے: وہ ایسا نہیں ہے کہ، شایان شان نہیں کہ، روا نہیں کہ، مناسب نہیں کہ، مجال نہیں کہ، جائز نہیں کہ، ممکن نہیں کہ...

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ	اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ تمہارے ایمان کو ضائع کر دے۔
مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا	کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ کسی مسلمان کو قتل کرے۔
مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً	مومنین کے لیے مناسب نہیں کہ سب ہی نکل کھڑے ہوں۔
فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا	کیونکہ تجھے کوئی حق نہیں کہ اس جنت میں رہ کر تکبر کرے۔
مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ	کسی کے لیے ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر مر سکے۔
مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ	میری کیا مجال تھی کہ ایسی بات کہتا جس کا مجھے کوئی حق نہیں۔
مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ	اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان نہیں کہ انہیں عذاب دے جبکہ آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] ان میں موجود ہوں۔

مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ کسی پیغمبر کو یہ اختیار نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر ایک آیت بھی لا سکے۔

مشق نمبر 20

مختصر جواب تحریر کریں:

1۔ حروف غیر عاملہ کی تعریف لکھیں۔

2۔ حروف تنبیہ کون کون سے ہیں؟

3۔ حروف ایجاب کن حروف کو کہتے ہیں؟

4۔ حروف مصدریہ کی تعریف لکھیں۔

5۔ حروف تفسیر کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟

6۔ حروف تحضیض کا معنیٰ بیان کریں۔

7۔ جن حروف سے سوال کیا جائے ان کو کیا کہتے ہیں؟

8۔ تنوین کئی طرح کی ہوتی ہے، آپ دو اقسام بیان کریں۔

9۔ حروف شرط کتنے ہیں؟

10۔ توابع کتنے ہیں؟ سب کے نام لکھیں۔

11۔ حروفِ عطف کے نام اور معانی لکھیں۔

خالی جگہ پر کریں:

1۔ ایسے حروف جو کوئی عمل نہیں کرتے............. کہلاتے ہیں۔

2۔ حروف ایجاب کی تعداد.............ہے۔

3۔ حروف تنبیہ کی تعداد.............ہے۔

4۔ نَعَمْ پہلی بات کی............. کرتا ہے۔

5۔ حروف تفسیر کی تعداد.............ہے۔

6۔ حروف عطف کی تعداد.............ہے۔

درست جواب پر نشان لگائیں:

1- اِیْ کی طرح ہے:

اَلَّا نَعَمْ اِنَّ

2- اس کا استعمال قرآن کریم میں نہیں ہوا:

اَجَلْ اِیْ لَوْمَا

3- ابھارنے اور رغبت دلانے والے الفاظ کہلاتے ہیں:

حروف تفسیر حروف ایجاب حروف تحضیض

4- یہ حرف فعل ماضی کو ماضی قریب کے معنی میں کر دیتا ہے:

لَا سَوْفَ قَدْ

5- وہ حروف جن سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے:

مَا، لَمَّا هَلْ، هَمْزَهْ لَوْلَا، اِنَّ

6- ڈانٹنے والا حرف:

كَلَّا هَلَّا هَلْ

7- حروف عطف ہیں:

10 11 12

9- وہ حروف جن کے حذف کرنے سے اصل معنی میں کوئی خرابی پیدا نہ ہو:

حروف عطف حروف زیادت حروف تحضیض

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

جمعۃ المبارک-23 جمادی الاولیٰ 1445ھ-8 دسمبر 2023ء

خانقاہ حنفیہ، استنبول؛ ترکیہ

طلبہ سے گزارشات

1- نیت صاف رکھیں۔ علمِ دین سیکھنا اور آگے سکھانا، صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنے پڑھے ہوئے پر عمل کی نیت سے ہونا چاہیے۔

2- ہم نے جو عربی گرامر پڑھی ہے وہ علمی سمندر میں داخلے کا ایک راستہ ہے، ابھی بہت کچھ ایسا ہے جو ہم نہیں سیکھ سکے۔ اور کوئی بھی سب کچھ نہیں سیکھ سکتا، اس لیے ہمیشہ طالب علم بن کر رہیں، سیکھتے رہیں۔

3- غرور اور فخر کے بجائے دل میں تشکر کے احساس کو جگہ دیں۔ یہ آیت پڑھتے رہا کریں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْ لَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ

4- زبانی شکر کے ساتھ ساتھ عملی شکر بھی ادا کریں، یہ علم دوسرے لوگ کیسے سیکھیں؟ آپ کے اساتذہ کا فیض کیسے جاری رہے؟ ان جیسے امور پر غور کرتے رہیں۔

5- اپنے فہم اور ترجمے کی صلاحیت کے بل پر اہلِ حق بزرگوں کے کیے ہوئے تراجمِ قرآن اور تفسیری ذخائر کی غلطیاں نہ ڈھونڈتے پھریں۔ یہ محرومی کا ذریعہ ہے، اللہ کریم ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔

6- فضول سرگرمیوں خصوصاً سوشل میڈیا پر وقت ضائع کرنے کے بجائے تلاوتِ قرآن کو اپنا معمول بنائیں۔ صیغوں کی بناوٹ اور معانی پر غور کریں۔ جہاں الجھن ہو، کوئی بات یا مفہوم سمجھ نہ آئے، اپنے اساتذہ یا کسی مستند عالم سے پوچھ لیں۔

7- مرکز اھل السنۃ والجماعۃ کے تمام اساتذہ، طلبہ، اراکین، محبین، معاونین کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اللہ کریم اپنے کریم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہمیں اخلاص کے ساتھ علمِ نافع اور عملِ صالح کی دولت سے نوازیں۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ وآلہ الصلوۃ والتسلیم

یادداشت

ای مرکز کے زیر انتظام آن لائن کورسز

طویل دورانیے کے کورسز:

- ایک سالہ تخصص فی العقائد الاسلامیہ [حضرات وخواتین]
- ایک سالہ تخصص فی الافتاء [حضرات]
- چار سالہ مکمل عالم کورس [حضرات وخواتین]
- دو سالہ علم دین کورس [حضرات وخواتین]
- ایک سالہ تفسیر کورس [حضرات وخواتین]
- دو سالہ تعلیم القرآن کورس [بچوں کے لیے]

شارٹ کورسز:

کل کورسز:30 - چند اہم کورسز کے نام:

- رمضان کورس اردو انگلش [حضرات وخواتین]
- رمضان کورس اردو انگلش [بچوں کے لیے]
- صراط مستقیم کورس اردو انگلش [حضرات وخواتین]
- زکوٰۃ کورس [حضرات وخواتین]
- نماز کورس [حضرات وخواتین]
- عقائد کورس [حضرات وخواتین]
- حج وعمرہ کورس [حضرات وخواتین]
- ختم نبوت کورس [حضرات وخواتین]
- مسائلِ نکاح وطلاق کورس [حضرات وخواتین]

برائے رابطہ:

www.emarkaz.org +923235913337

تعارف مؤلف

نام: محمد الیاس گھمن

ولادت: 12-04-1969

مقام ولادت: 87 جنوبی، سرگودھا

تعلیم: حفظ القرآن الکریم: جامع مسجد بوھڑ والی، گکھڑ منڈی، گوجرانوالہ

ترجمہ وتفسیر القرآن: امام اہل السنۃ والجماعۃ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ

درس نظامی: (آغاز) جامعہ بنوریہ کراچی، (اختتام) جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

تدریس: (سابقاً) معہد الشیخ زکریا، چپاٹا، زمبیا، افریقہ (حالاً) مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

مناصب: سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ وخانقاہ حنفیہ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا پاکستان

بانی وامیر: عالمی اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروسز

بیعت وخلافت: الشیخ حکیم محمد اختر رحمۃ اللہ علیہ (کراچی) الشیخ عبدالحفیظ مکی رحمۃ اللہ علیہ (مکہ مکرمہ) الشیخ عزیز الرحمن رحمۃ اللہ علیہ (اسلام آباد)

الشیخ سید محمد امین شاہ رحمۃ اللہ علیہ (خانیوال) الشیخ قاضی محمد مہربان رحمۃ اللہ علیہ (ڈیرہ اسماعیل خان)

الشیخ ذوالفقار احمد نقشبندی حفظہ اللہ (جھنگ) الشیخ محمد یونس پالنپوری حفظہ اللہ (گجرات ہندوستان)

چند تصانیف: دروس القرآن، خلاصۃ القرآن، دروس الحدیث، اسلامی عقائد، کتاب العقائد

سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم، فقہ اسلامی، اسلامی اخلاق وآداب، شرح الفقہ الاکبر

تبلیغی اسفار: خلیجی ممالک ملائیشیا جنوبی افریقہ سنگاپور ہانگ کانگ ترکیہ وغیرہ (23 ممالک)

دارالایمان